صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز بدھ مورخہ 10 مئی 2017ء بمطابق 13 شعبان 1438 ہجری بعداز دوپہر تین بجکر چونتیس منٹ پر منعقد ہوا۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر، مہر تاج روغانی مسند صدارت پر متمکن ہوئیں۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیمِ۔

الرَّحْمٰنُo عَلَّمَ الْقُرْءَانَo خَلَقَ الْإِنسَانَo عَلَّمَهُ الْبَیَانَo الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ بِحُسْبَانٍo وَالنَّجْمُ وَالشَّجَرُ یَسْجُدَانِo وَالسَّمَاءَ رَفَعَهَا وَوَضَعَ الْمِیزَانَo أَلَّا تَطْغَوْا فِی الْمِیزَانِo وَأَقِیمُوا الْوَزْنَ بِالْقِسْطِ وَلَا تُخْسِرُوا الْمِیزَانَo وَالْأَرْضَ وَضَعَهَا لِلْأَنَامِo فِیهَا فَاكِهَةٌ وَالنَّخْلُ ذَاتُ الْأَكْمَامِo وَالْحَبُّ ذُو الْعَصْفِ وَالرَّیْحَانُ۔

(ترجمہ): (خدا جو) نہایت مہربان۔ اسی نے قرآن کی تعلیم فرمائی۔ اسی نے انسان کو پیدا کیا۔ اسی نے اس کو بولنا سکھایا۔ سورج اور چاند ایک حساب مقرر سے چل رہے ہیں۔ اور بوٹیاں اور درخت سجدہ کر رہے ہیں۔ اور اسی نے آسمان کو بلند کیا اور ترازو قائم کی۔ کہ ترازو (سے تولنے) میں حد سے تجاوز نہ کرو۔ اور انصاف کے ساتھ ٹھیک تولو۔ اور تول کم مت کرو اور اسی نے خلقت کے لئے زمین بچھائی۔ اس میں میوے اور کھجور کے درخت ہیں جن کے خوشوں پر غلاف ہوتے ہیں۔ اور اناج جس کے ساتھ بھس ہوتا ہے اور خوشبودار پھول۔ وآخر الدعوانا أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِینَ۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جزاکم اللہ۔ بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ رَبِّ ٱشۡرَحۡ لِي صَدۡرِيO وَيَسِّرۡ لِيٓ أَمۡرِيO وَٱحۡلُلۡ عُقۡدَةً مِّن لِّسَانِيO يَفۡقَهُواْ قَوۡلِي۔

نشانزدہ سوالات اوران کے جوابات

محترمہ ڈپٹی سپیکر: Questions/ Answers session شروع کومہ، I will just give one hour to that and this will be from3:35 to 4:35، 4:35بجے تک کوسچنز آوور ہوگا اور جو باقی رہ جائیں گے تو Try to be smart، ٹائم پہ جواب وہ دیدیں۔ کوسچن نمبر 4750، 4750، سردار حسین چترالی صاحب۔

* 4750 _ جناب سردار حسین (چترالی): کیاوزیرابتدائی وثانوی تعلیم ارشاد فرمائین گے کہ:

(الف) آیایہ درست ہے کہ حکومت پرائمری سے ہائی سکول کی سطح تک تمام سکولوں کو فنڈز مہیا کرتی ہے;

(ب)آیایہ بھی درست ہے کہ مذکورہ فنڈ سکول کمیٹی اوراساتذہ کے مشورے سے خرچ کیا جاتاہے;

(ج)اگر(الف و(ب) کے جوابات اثبات میں ہوں توچترال کے سکولوں کیلئے جاری شدہ فنڈاور سکولوں پر خرچ کئے گئے فنڈ کی تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محمد عاطف(وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم) (جواب وزیر قانون نے پڑھا): (الف)جی ہاں۔

(ب)جی ہاں، یہ بھی درست ہے۔

(ج) ضلع چترال کے سکولوں (مردانہ/زنانہ) کیلئے جاری فنڈز اور پی ٹی سی کے تحت خرچ کئے گئے فنڈ کی تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی۔

جناب سردار حسین (چترالی): میڈم سپیکر! ایک توآپ کا یہ سسٹم جو ہے، جس میں اس کی تفصیلات فراہم کی گئی ہیں، یہ Visible نہیں ہے تو Kindly آئندہ کیلئے آپ اپنی سیکشن کو ہدایات جاری کریں کہ یہ سسٹم کو ٹھیک کریں یہاں، کیونکہ ہمیں سافٹ کاپیاں نہیں ملتیں۔ دوسرا یہ ہے کہ میں نے کوسچن کیا تھا کہ مختلف سکولوں کی اپ گریڈیشن اور نئی تعمیرات کیلئے فنڈ مختص ہو چکے ہیں یا نہیں؟ اور دوسرا یہ تھا کہ وہ جو فنڈز فراہم کئے جاتے ہیں۔

Madam Deputy Speaker: Ji, Carry on

جناب سردار حسین (چترالی): جواب میں آیا ہے لیکن میڈم سپیکر! صورتحال یہ ہے کہ جن سکولوں کی اپ گریڈیشن ہوگئی تھی اور جو نئے سکولوں کی اسٹیبلشمنٹ تھی، پچھلے بجٹ میں جو منظور ہوئے تھے، ابھی تک ان پر کام ہی شروع نہیں ہو سکا۔ ایک سکول دیئے گئے لیکن اس میں یہ ہے کہ جو ایلو کیشن ہے، وہ ایلو کیشن اتنی کم ہے کہ اس سے ہم زمین ہی خرید نہیں سکتے۔ جب آپ زمین نہیں خرید سکتے تو آپ کام کیسے شروع کر سکتے ہیں؟ یہ صورتحال ہے ایک دو ہمارے وہاں پہ ہائر سیکنڈری سکولوں کا، جس پر کام رکا ہوا ہے اور ایک دو پرائمری سکول تھے، ان کے کام رکے ہوئے ہیں، نہ صرف میرے حلقے میں بلکہ پورے صوبے میں یہ صورتحال ہے، تو مہربانی کر کے متعلقہ منسٹر ہمیں جواب دیں کہ اگر وہ کوئی سکول یا کوئی ادارہ بنانا چاہتے ہیں تو پہلے یہ سوچا جائے کہ کتنی ایلو کیشن ہم اس کیلئے رکھیں کہ اس پہ کم از کم کام تو شروع ہو۔ ابھی ایک سکول کیلئے انہوں نے جس میں دو تین کروڑ روپے کا خرچہ ہے اور پانچ چھ لاکھ روپے اس کیلئے مختص کئے ہیں، پانچ چھ لاکھ میں زمین ہی خرید نہ سکیں تو پھر کس طریقہ سے ہم جو ہے نا، یہ ابھی دوبارہ بجٹ آرہا ہے اور وہ ایک Execration ہی نہیں ہوئی ہے، lay out ہی نہیں کیا گیا ہے، خالی ٹینڈر کر کے اور ٹھیکیدار بیٹھا ہوا ہے اس انتظار میں کہ کب مجھے Site ملے گی۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی، لاء منسٹر صاحب، مائیک آن کریں۔

جناب امتیاز شاہد (وزیر قانون و پارلیمانی امور): میڈم! کوسچن نمبر میرے پاس ایجنڈے پہ 4750

Madam Deputy Speaker: Yes

وزیر قانون و پارلیمانی امور: ان کا پہلا کوسچن تو Relevant نہیں ہے، جو انہوں نے کہا ہے وہ کوئی اور کوسچن بتا رہے ہیں اور یہاں پہ میرے پاس جو آیا ہے، یہ تو یہ ہے کہ آیا یہ درست ہے کہ حکومت پرائمری سے ہائی سکول کی سطح تک تمام سکولوں کو فنڈ مہیا کرتی ہے؟ دوسرا یہ ہے کہ آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ فنڈ سکول کمیٹی اور اساتذہ کے مشورے سے خرچ کیا جاتا ہے؟ نمبر Next ہے کہ جوابات اثبات میں ہوں تو ضلع چترال کے سکولوں کیلئے جاری شدہ فنڈز اور سکولوں پر خرچ کئے گئے فنڈز کی تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب سردار حسین (چترالی): میڈم سپیکر!

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی، چترالی صاحب!

جناب سردار حسین (چترال): یہ کوئسچن آپ نے ادھر کچھ اور بتایا، یہ دونوں کوئسچنز میرے ہیں۔ میری ریکویسٹ یہ ہے کہ یہ جو سکولوں کیلئے پی ٹی سی فنڈ دیا جاتا ہے، اب میرے سامنے یہ آیا ہے کہ اس میں واٹر سپلائی، واٹر سپلائی تو ہم ایم پی ایز دیتے ہیں، اس میں باؤنڈری وال تو ایک لاکھ روپے ان کو دے کر وہ باؤنڈری وال، جہاں تک میں نے ان جگہوں میں جاکر دیکھا ہے کہ یہ رقم زیادہ تر جگہوں میں اس کا Embezzlement ہوا ہے، کچھ لوگ گاؤں میں ملا دیئے جاتے ہیں، ہیڈ ماسٹر کے ساتھ مل کے یہ پیسہ ان کے ہاتھوں میں دیا جاتا ہے، اس کے اوپر کوئی مانیٹرنگ کا کوئی سسٹم نہیں ہے۔ میں ایک سکول میں گیا جس کیلئے کوئی ڈیڑھ لاکھ دو لاکھ روپے مختص تھے، وہاں مجھے ایک Iron کا دروازہ ملا اور یہاں پہ لکھا ہوا ہے، Work completed. تو اس طریقے سے یا جو پیسے ان کو دیئے جاتے ہیں یہ حکومت کا ایک بہترین اچھا اقدام ہے کہ ان کے پاس پہلے تو چاک نہیں ہوتے تھے، پہلے تو پنسل بھی نہیں ہوتی تھی، ابھی ان کے اپنے پاس موجود ہیں لیکن اس فنڈ کی مانیٹرنگ، اس فنڈ کی بہترین Utilization کیلئے کیا میکنزم ان کے پاس ہے کہ غیر ذمہ دار لوگوں کو گاؤں سے لاکر اور ایک ہیڈ ماسٹر کو ان کے ساتھ ملایا گیا اور یہ پیسے ان کے ہاتھ میں دیئے گئے، کہیں تین لاکھ ہیں کہیں چار لاکھ ہیں، کہیں پانچ لاکھ ہیں لیکن جب ہم سکولوں میں جاکر دیکھتے ہیں وہ فرنیچر بھی ہم سے مانگتے ہیں، پینے کا پانی بھی ہم سے مانگتے ہیں اور باؤنڈری وال وغیرہ کا تقاضا بھی ہم سے ہی کرتے ہیں لیکن جب ہم پی ٹی سی فنڈ کو دیکھتے ہیں تو وہ استعمال ہو چکا ہوتا ہے، یہاں بھی 95 پرسنٹ جو ہے ان کے جواب میں ہے کہ استعمال ہو چکا ہے تو میرے اپنے حلقے کے حوالے سے میری یہ گزارش ہے کہ کوئی ایسا میکنزم اس میں بنایا جائے کہ دیکھا جائے کہ ایک ہی ہیڈ ماسٹر وہ خود اس میں شامل ہے، اب وہ سرٹیفیکیٹ بھی وہی دیتا ہے کہ بھئی یہ کام ہو گیا، اب دو لاکھ روپے آپ نے دے دیئے، وہی ٹھیکیدار بن گیا اور اسی نے ہی وہ سرٹیفیکیٹ ایشو کرنا ہوتا ہے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: اوکے۔

جناب سردار حسین (چترال): تو Kindly کسی بھی ورکنگ ڈیپارٹمنٹ کو اس میں Involve کر کے کوئی میکنزم بنایا جائے، میرے سوال کا مقصد یہی ہے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: میکنزم بنایا جائے، امتیاز قریشی صاحب۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: ٹھیک ہے، ٹھیک ہے جی۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: آپ جواب دیدیں، وہ جو کہہ رہے ہیں کہ میکنزم۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: بالکل ٹھیک ہے جی، میں تو کہتا ہوں ان کا Valid question ہے اور ان شاء اللہ ہم اس کے ساتھ۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: اچھا۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: ڈیپارٹمنٹ بھی یہاں موجود ہے، بیٹھ کے اگر ان کے ذہن میں کوئی اچھی Suggestion ہے، وہ بھی لے لیتے ہیں Otherwise میں تو یہاں تک کہتا ہوں کہ پی ٹی سی کا فنڈ میرے خیال میں جب ہم ایک عام کمرہ بناتے ہیں تو اس پہ پندرہ سے بیس لاکھ روپے خرچ ہوتے ہیں اور پی ٹی سی کے ایک ٹیچر، ہیڈ ٹیچر کو چار پانچ لاکھ دے کے وہ بہترین ایک کمرہ اسی طرح، اسی سے بھی بہتر کمرہ بن جاتا ہے تو میرے خیال میں یہ بھی بری وہ نہیں ہے، جو ہو رہا ہے، بالکل ٹھیک ہے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: بس ان کی جو Suggestion ہے تو وہ آپ۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: ٹھیک ہے، ٹھیک ہے۔

Madam .Deputy Speaker: Okay, thank you ji. Next Question is 4828, Fakhar-e-Azam.

* 4828 _ جناب فخر اعظم وزیر: کیا وزیر برائے اعلیٰ تعلیم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ صوبائی اسمبلی نے مجلس قائمہ برائے اعلیٰ تعلیم کی سفارش پر ٹیچنگ اسسٹنٹ کو مستقل کرنے کی سفارش کی تھی؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو محکمہ نے ٹیچنگ اسسٹنٹ کو مستقل کرنے کے ضمن میں اب تک کیا اقدامات اٹھائے ہیں، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب مشتاق احمد غنی (مشیر برائے اعلیٰ تعلیم): (الف) جی ہاں۔ یہ درست ہے۔

(ب) محکمہ نے جملہ ٹیچنگ اسسٹنٹس کو مستقل کرنے کے لئے وزیر اعلیٰ خیبر پختونخوا کو ایک سمری بھجوائی تھی جس پر محکمہ خزانہ، محکمہ قانون و پارلیمانی امور اور محکمہ اسٹیبلشمنٹ نے کافی اعتراضات لگا کر واپس کر دی۔ (کاپی ایوان کو فراہم کی گئی)

جناب فخر اعظم وزیر: شکریہ میڈم! My Question number is 4828، کیا وزیر برائے اعلیٰ تعلیم ارشاد فرمائیں گے کہ آیا یہ درست ہے کہ صوبائی اسمبلی میں مجلس قائمہ برائے اعلیٰ تعلیم کی سفارش پر ٹیچنگ اسسٹنٹ کو مستقل کرنے کی سفارش کی گئی تھی، جواب ہاں میں ہے، درست، پھر (ب) میں، اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو محکمہ نے ٹیچنگ اسسٹنٹ کو مستقل کرنے کے ضمن میں اب تک کیا اقدامات اٹھائے ہیں، تفصیل فراہم کی جائے؟ میڈم سپیکر! اس کی جو تفصیلات ہیں کہ محکمہ نے جملہ ٹیچنگ اسسٹنٹس کو مستقل کرنے کیلئے وزیر اعلیٰ خیبر پختونخوا کو ایک سمری بھجوائی تھی جس پر محکمہ خزانہ، محکمہ قانون و پارلیمانی امور، اس پر محکمہ اسٹیبلشمنٹ نے کافی اعتراضات لگا کر واپس کر دی۔ میڈم سپیکر! یہ جو ٹیچنگ اسسٹنٹ تھے یہ میڈم! ان کیلئے یہ سٹیڈ نگ کمیٹی کی رپورٹ ہے، اس کے مطابق یہ 821 مردانہ ٹیچنگ اسسٹنٹس بھرتی کئے، جس کیلئے صوبہ بھر سے تقریباً پینتالیس ہزار امیدواروں میں سے صرف دو ہزار امیدواروں نے ٹسٹ پاس کیا، پھر ان دو ہزار امیدواروں میں سے صرف 821 امیدوار سخت سکروٹنی سے گزر کر خالصتاً میرٹ کی بنیاد پر بھرتی ہوئے تھے، تو وہ میرٹ کی بنیاد پر بھرتی ہوئے تھے، پھر یہ ان کو مستقل کرنے کیلئے یہاں پر اس ہاؤس میں محترمہ معراج ہمایون صاحبہ نے کال اٹینشن لایا تھا، تو اسی بنیاد پر یہ سٹینڈ نگ کمیٹی بنائی گئی اور اس کی سفارشات کے مطابق ان کو مستقل کرنے کی سفارش کی گئی۔ اب یہاں پر وہ لکھتے ہیں کہ یہاں پر کافی اعتراضات لگا کر واپس کر دی، جبکہ اس طرح کی کوئی بات نہیں کیونکہ وہاں پر جو اعتراضات ہیں، وہ میڈم! اگر آپ دیکھیں، یہ جو لیٹر ایشو ہوا تھا، وہ لیٹر 15 مئی 2015ء کو ایشو ہوا تھا اور یہاں پر سٹینڈ نگ کمیٹی کی جو رپورٹ ہے، وہ یکم دسمبر 2015ء تا یکم مارچ 2016ء کو ایشو ہوئی تھی، اب میڈم سپیکر! یہ سفارشات یہاں پر اسی سٹینڈ نگ کمیٹی میں آپ کا محکمہ خزانہ لکھتا ہے، کمیٹی کو ایک رائے دی ہے کہ مذکورہ ٹیچنگ اسسٹنٹس کو خالی آسامیوں پر بھرتی کیا گیا اور ان کی بجٹ پوسٹیں ہیں جس کو محکمہ خزانہ بجٹ میں باقاعدہ ظاہر کرتا ہے، ان کیلئے ہر 30 جون تک رقم مختص کی جاتی ہے، لہذا ان اساتذہ کو مستقل کرنے میں کوئی بھی اضافی مالی اخراجات درکار نہیں، یہ آپ کی سٹینڈ نگ کمیٹی کی رپورٹ ہے، پھر سیکشن آفیسر محکمہ قانون کہتا ہے، پھر آرڈیننس پھر صوبائی اسمبلی اور چوتھا عدالت یہ اب اگر ٹیچنگ اسسٹنٹس کو مستقل کرنے کا ایشو بنایا گیا تو اس سلسلے میں چار چیزوں کو دیکھنا پڑے گا، سب سے پہلے آئین، پھر آرڈیننس،

پھر صوبائی اسمبلی اور چوتھی عدالت کی ریگولیشن، اگر محکمہ خزانہ اخراجات برداشت کر سکتا ہے تو محکمہ اعلیٰ تعلیم کو چاہیے کہ وہ پبلک سروس کمیشن کی مشاورت سے مسئلے کا حل نکالے کیونکہ یہ گریڈ چودہ سے اوپر کی بھرتیوں کی مستقلی کا مسئلہ ہے اور یہ پبلک سروس کمیشن کے دائرہ اختیار میں آتا ہے، اگر ماضی میں اساتذہ کو مستقل کرنے کی کوئی روایت رہی تو اس کی پیروی کی جاسکتی ہے۔ اب میڈم سپیکر! سٹینڈنگ کمیٹی نے اس کی سفارشات کی ہیں لیکن ابھی تک اس پر کوئی عمل درآمد نہیں ہو رہا ہے، تو اس کا مطلب یہ ہے کہ یہاں پر سٹینڈنگ کمیٹی کا کوئی وزن نہیں اور یہ 'اپر' ہاؤس ہے، یہاں پر ایک مسئلہ ڈسکس ہوتا ہے، اس کے بعد یہ سٹینڈنگ کمیٹی کو جاتا ہے، سٹینڈنگ کمیٹی نے کلئیر کٹ لکھا ہوا ہے کہ ان کو آپ مستقل کریں اور اس کے کہنے کے باوجود ان کو مستقل نہیں کیا جا رہا ہے اور یہاں پر انہوں نے آخر میں جو لیٹر بھیجا ہوا ہے، اس میں۔۔۔۔۔

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر</u>: فخر اعظم! ذرا نچوڑ بتائیں اپنے کوسچن کا۔

<u>جناب فخر اعظم وزیر</u>: نچوڑ یہ ہے میڈم! کہ سٹینڈنگ کمیٹی کی رپورٹ کے مطابق ان کو مستقل کرنے کیلئے سفارشات دی گئیں، ابھی تک ان پر کوئی عمل درآمد نہیں ہو رہا، کہنے کا مطلب یہ ہے کہ یہ جو ہاؤس ہے، یہ ہاؤس سب سے سپریم ہے، آپ کے آئین کا آرٹیکل 130 ہے جس میں Sub-section (6) کہتا ہے:
"The Cabinet shall be collective responsible to the Provincial Assembly"، اب اس میں یعنی کہ یہ جو آپ کی کیبنٹ ہے یہ ذمہ وار ہے، یہ ادارہ ذمہ دار ہے، اس کے کہنے پر ہم نے سٹینڈنگ کمیٹی کے بعد۔۔۔۔۔

<u>Madam Deputy Speaker</u>: Who will respond to this Question?
اس کوسچن کو کون Respond کرے گا؟

<u>جناب فخر اعظم وزیر</u>: اس کے باوجود اس پر کوئی عمل درآمد نہیں ہو رہا، اس کا مطلب یہ ہے کہ سٹینڈنگ کمیٹی کی کوئی اوقات نہیں۔

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر</u>: معراج بی بی، معراج بی بی!

<u>محترمہ معراج ہمایون خان</u>: زه ورسره add کړم جی، ډیره مهربانی میډم سپیکر! دا ایشو وه څنګه زما ورور فخر اعظم صاحب و ونوما Raise کړې وه، هغه کبنې درے کاله تیر شو په د ایشو باندې او هغوی غریبانان دی، دا د اووه سو نه سیوا

Young زمونږ Resource دے ، ډیر ښه هغه دے څکه Trained شوی دی او د
پراپر سسټم په تهرو باندې راغلی دی، د هغوی ټیسټ شوے دے او دا ټیچنګ
اسسټنټس تهرو ایټا راغلی دی او دا سې ځایونو کښې وی پوسټ شوی دی هلته
څوک تللو ته تیار نه وو کالجز کښې، او Reasons دا ښوولو ټیچنګ اسسټنټس
مونږ له یو دم پکار دی نو دا مونږ ټیچنګ اسسټنټس یو کیډر Create شی او
دوئ واخستے شو۔ اوس عاجزان یو له ځئ بل له ځئ، اوس ورته وائی ټیچنګ
اسسټنټ څو څوک پیژنی هم نه، په ایجوکیشن ډیپارټمنټ کښې په هائر سیکنډری
ایجوکیشن کښې ټیچنګ اسسټنټ څه پوسټ نشته دے ، نو ستاسو ضرورت ختم
شو، بس تاسو ختم شوئ، کنټریکټ ختم شو، دوه کال لاړو بس اوس ځئی کور
کښې کښینئ، دا څو به په د ډیپارټمنټ کښې ضرورت نه وه، اوس هم لا اوس
هغه ته پبلک سروس کمیشن ته دوه درخواستونه دوئ Recently لیږلی دی، یو
ځاې کښې وائی مونږ له No Objection Certificate راکړئ مونږه اوه سوه
اتهاتیس لیکچررز واخلو، بیا بل درخواست شوے دے بیائے څه د یو لس سوؤ نه
سیوا هغه د Exact figure ماته نه دے یاد، دوئ وائی پبلک سروس کمیشن
کښې د دوئ Application پروت دے ، د No Objection Certificate، نو دوئ
دے نو اوه سو نه سیوا دی، هغه پوسټ وائی مونږ څه که د یو لس سوؤ نه سیوا
دی، نو زمونږه دا Submission دے ولے دوئی ځان کړئی چې ضرورت هم شتے
دے تاسو که ټرینډ کسان دی، Tested کسان دی چې Prove کړی دی چې مونږه
قابل یو او مونږه کولے شو مونږه هر ځائے کښې جاب کولے شو، نو دوئ
ولے----

Madam .Deputy Speaker: Ji Mehraj Bibi, thank you very much, okay thank you, Meraj Bibi. Inayat Sahib, Munawar Hassan.

جناب منور خان ایڈوکیٹ: میڈم! میرے Colleague نے کہا کہ ٹیچنگ اسسٹنٹ، اس کا بل تو میرے خیال میں اسمبلی میں پڑا ہے، اگر آپ اپنی چیئر سے ڈائریکشن دیں کہ وہ بل اسمبلی میں پیش کریں تاکہ یہ ریگولرائز ہو جائیں۔ باقی اس میں کوئی مسئلہ نہیں ہے، سارے ڈیپارٹمنٹس، لاء ڈیپارٹمنٹ اور ہائر ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ اس پہ Agree ہیں لیکن انہوں نے صرف یہ کہا کہ Coming budget جو آرہا ہے، ہم اس کیلئے سیلری کا وہ کریں گے، اس لئے ہم آپ کو کنفرم اس وقت نہیں کر سکتے۔ ان کو میرے خیال

میں Extension دی گئی ہے، ان کا جو پریڈ ہے، وہ Extend کیا گیا ہے، لہذا میڈم! آپ سے ریکویسٹ ہے کہ وہ بل اسمبلی میں لایا جائے تاکہ Coming جو بجٹ ہے، اس کیلئے تنخواہ۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: تھینک ی، تھینک یو۔ عنایت صاحب۔

جناب عنایت اللہ {سینیئر وزیر (بلدیات)}: میڈم! ویسے میں اصولاً ان کے ساتھ Agree کرتا ہوں لیکن جس طرح منور خان صاحب Properly اس مسئلے کو وہ سمجھتے ہیں کہ ٹیچنگ اسسٹنٹس کی کوئی پوسٹ فنانس سے Create نہیں کی ہے اور ٹیچنگ اسسٹنٹ کالجز کے اندر کوئی جس طرح کہ لیکچرر کی سول سرونٹ حیثیت میں پوسٹ ہوتی ہے، اس وقت موجود نہیں ہے اور یہ لوگ انہوں نے کالجوں کے اندر اساتذہ کی کمی کو دور کرنے کیلئے تھرو این ٹی ایس اور ایٹا ریکروٹ کئے تھے، میں سمجھتا ہوں کہ اس کی ضرورت ویسے موجود ہے کیونکہ دور دراز کے جو علاقے ہیں وہاں لیکچررز نہیں جاتے ہیں اور ہمارے کالجز خالی ہوتے ہیں لیکن میرا خیال ہے کہ یہ اتنا آسان بھی نہیں ہے کہ یہاں سے کوئی منسٹر اٹھ کر کہے کہ میں ایم پی اے صاحب کے ساتھ Agree کرتا ہوں، اس لئے میری تجویز یہ رہے گی کہ میرا جو انچارج منسٹر ہے چونکہ He is not around یا اس سوال کو انچارج منسٹر کے آنے تک ڈیفر کیا جائے یا میری تجویز یہ رہے گی کہ آپ یہاں سے رولنگ دیں کہ انچارج منسٹر جو منور خان صاحب نے جس لاء کی طرف اشارہ کیا ہے، جو سمری ڈیپارٹمنٹ نے اوپر بھیجی ہے، اس کے اوپر وہ موؤر اور ہائر ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کی جو کمیٹی ہے، موؤر اور جو ہائر ایجوکیشن کے منسٹر مل کے اس کمیٹی کے اوپر ڈسکشن کریں اور وہ خزانہ کو بھی بلائیں، لاء ڈیپارٹمنٹ کو بھی بلائیں اور اسٹیبلشمنٹ کو بھی بلائیں اور ان کا Input لے کے اس کا کوئی Way out نکالیں۔ ویسے مسئلہ ان کیلئے Way out نکالنے میں میں ذاتی طور پہ اس کو سپورٹ کروں گا، میں اگر اس کمیٹی کا رکن ہوں گا تو میں اس کو سپورٹ کروں گا لیکن ظاہر ہے حکومتوں کے اندر جب Decisions ہوتے ہیں تو Financial implications والے Decisions ایسے ہی Abrupt نہیں ہوتے ہیں کہ منسٹر اٹھ کے اسمبلی میں بیان دے دیتا ہے اور پھر مسئلہ ہو جاتا ہے کیونکہ وہ ساری چیزیں پھر Calculate ہوتی ہیں، اس کیلئے بجٹ کی Provision اور یہ ساری چیزیں درمیان میں، تو میرا خیال ہے یا تو آپ ڈیفر کریں یا آپ میرا خیال ہے کہ اس قسم کی جو سٹینڈنگ کمیٹی آن ہائر ایجوکیشن ہے۔۔۔۔

Madam Deputy Speaker: I feel Inayat Sahib, I feel that the Finance Minister and Mushtaq sahib, including you, you peoples should sit.
کیونکہ ڈیفر کریں گے تو پھر اس دن کیا ہو گا؟ لیکن یہ کہ یہ جو آپ نے تجویز دی ہے کہ یہ کمیٹی ہو جائے، And میں عنایت صاحب کا بھی نام اس میں۔۔۔۔۔

سینیئر وزیر (بلدیات): میڈم سپیکر!۔۔۔۔۔

جناب فخر اعظم وزیر: میڈم سپیکر! بات یہ ہے کہ، میڈم سپیکر! ایک منٹ۔

محترمہ آمنہ سردار: میڈم! کورم پورا نہیں ہے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: فخر اعظم صاحب۔

جناب فخر اعظم وزیر: میڈم سپیکر! بات یہ ہے کہ آپ کا یہ آئین ہے، ایک منٹ، ایک منٹ یار، میڈم سپیکر! آپ کا یہ آئین ہے، When a state shall exercise the power and authority through the chosen representative of the people، میرے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ یہ ہم نے یہ بنانا ہے، آپ نے جب سلیکٹ کمیٹی کو ریفر کیا تھا تو آپ یہ کہیں کہ آپ کی سلیکٹ کمیٹی کی کوئی اوقات نہیں، اس سلیکٹ کمیٹی نے اس کی سفارشات دی ہیں، اس کی پھر اوقات ہے نہیں کیونکہ اس کا کوئی وزن نہیں، اس کی کوئی سنتا ہی نہیں ہے، یہ سب سے 'اپر ہاؤس' ہے، یہاں پر قانون سازی ہوتی ہے اور وہ قانون سازی ہم خود مرتب کرتے ہیں میڈم سپیکر! لیکن اس کی Implementation نہیں ہوتی، ہماری سٹینڈنگ کمیٹی کی کوئی اوقات نہیں، یہاں پر ڈسکشن ہوتی ہے، بار بار ہوتی ہے، اس کو سٹینڈنگ کمیٹی کو ریفر کیا جاتا ہے، وہ سفارشات مرتب کرتی ہے اس کے باوجود اس کا کوئی وزن نہیں ہے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: اوکے، آمنہ بی بی، آمنہ سردار۔

جناب فخر اعظم وزیر: تو میڈم سپیکر! یہ کہیں کہ یہ ہاؤس Powerless ہے، یہاں کی گورنمنٹ Powerless، وہ کچھ کر نہیں سکتی، اگر بار بار ہم اس کو ڈسکس کرتے رہے کہ اسی سٹینڈنگ کمیٹی میں اس کی Technicalities اور اس کی ہر چیز کو ڈسکس کیا گیا ہے، ساری جو Ambiguities ہیں ان کو Abolish کیا گیا ہے، اس کے بعد بھی بات نہیں مانی جا رہی تو کہنے کا مطلب یہ ہے کہ Your government is powerless.

محترمہ ڈپٹی سپیکر: آمنہ!

محترمہ آمنہ سردار: میڈم! کورم کی نشاندہی کر رہی ہوں، کورم کی نشاندہی کر رہی ہوں، کورم پورا نہیں ہے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی۔

محترمہ آمنہ سردار: کورم پورا نہیں ہے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: کورم ذرا اکاؤنٹ کریں، .Quorm is complete

جناب فخر اعظم وزیر: میڈم! جس بل پہ منور خان نے بات کی ہے، وہ 24-10-2016 کو Introduce ہوا تھا۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: فخر اعظم خان! آپ کی بات سمجھ آئی ہے، عنایت صاحب جواب دیں گے پھر آپ۔

Mr. Fakhr-e-Azam Wazir: Madam Speaker, Let me to say.

محترمہ ڈپٹی سپیکر: Mehraj Bibi! Question hours is going long، دو کوسچنز ہو جائیں گے باقی سارے کوسچنز رہ جائیں گے، عنایت صاحب، عنایت صاحب جی۔

سینیئر وزیر (بلدیات): مجھے اگر آنر یبل ممبران صاحب سنیں گے، دیکھیں ایک بات تو یہ ہے کہ فخر اعظم صاحب آئین کا حوالہ دے رہے ہیں اور رولز کا حوالہ دے رہے ہیں اور میں بھی اس اسمبلی کے اندر دسواں سال ہے، میں بھی سمجھتا ہوں، کمیٹیز کی Recommendations جو ہیں اس کا نام ہی Recommendations ہے، Recommendatory ہوتی ہیں Committee is not an executive body، اور پھر Spcially اس کو Honour کیا جاتا ہے یعنی Tradition یہ ہے کہ اسمبلی سے جو چیز جاتی ہے اس کو Honour کیا جائے اور اس کو Honour کیا جاتا ہے لیکن Specifically ایک بات کا خیال رکھا جاتا ہے کہ جس کے اندر Financial implications ہوں، Calculate کیا جاتا ہے، اس کی Financial implications اگر اس اسمبلی کی سٹینڈنگ سے یہ چلی جائیں، یہ Recommendations چلی جائیں کہ پورے خیبر پختونخوا کے دو کروڑ لوگوں پر Irrespective of age آپ Stipend دے دیں تو کیا اس قسم کی Recommendations implement فنانس ڈیپارٹمنٹ کر سکے گا؟ اس لئے جہاں Financial Implications ہوں

وہاں پھر حکومت Calculate کرتی ہے۔ میں نے ایک صاف بات انہیں کہہ دی ہے کہ میں ذاتی طور پہ بھی ان لوگوں کو سپورٹ کرنا چاہتا ہوں، میرا ذاتی طور پہ بھی خیال ہے کہ ان لوگوں کو ان کا Right ملنا چاہئیے لیکن اس کیلئے ضروری ہے کہ انچارج منسٹر اس میٹنگ کو Preside کریں اور میرا نام اس سے Exclude کریں، موؤر ہو، انچارج منسٹر ہوں اور منور خان صاحب کو بھی Include کریں اور بل کے ساتھ اس وقت یہ ساری چیزیں، میڈم! دیکھیں بل کا پروسیجر ہوتا ہے، منور خان صاحب! میں اس کو Complete کر رہا ہوں، جس بل کی Financial implications ہوں، وہ بل اسمبلی کے اندر جب تک فنانس اور لاء ڈیپارٹمنٹ Consent نہیں دیتے ہیں، آپ اسمبلی کے اندر Introduce نہیں کر سکتے ہیں، اس لئے میں جس میٹنگ کا حوالہ دے رہا ہوں، یہ میٹنگ بڑی ضروری اس لئے ہے۔۔۔۔

<u>اراکین</u>: Introduce ہوا ہے۔

<u>سینیئر وزیر (بلدیات)</u>: Introduce ہوا ہے، اگر دیکھیں Introduce ہوا بھی ہے تو آپ دیکھ لیں۔

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر</u>: منور صاحب تاسو د هغوی جواب واورئ، تاسو له ټائم درکومه بیا۔

<u>سینیئر وزیر (بلدیات)</u>: آپ جواب کو سنیں، میں پھر اس کو Repeat کرتا ہوں۔

<u>Madam Deputy Speaker</u>: Mehraj Bibi, please just one.

<u>سینیئر وزیر (بلدیات)</u>: میں پھر اس کو Repeat کرتا ہوں، اگر Introduce ہوا بھی ہے اور لاء ڈیپارٹمنٹ اور فنانس کی Consent نہیں لی گئی ہے تو یہ اس اسمبلی کے رولز آف بزنس کی پھر خلاف ورزی ہے کہ جس بل کی Financial Implications ہو وہ فنانس ڈیپارٹمنٹ سے اس کی Consent لی جائے گی، اس لئے میرا خیال نہیں ہے کہ بل Introduce ہوا ہے، بل نہیں Introduce ہوا ہے، اسمبلی کا ریکارڈ بتاتا ہے کہ بل اسمبلی کے اندر جمع ہوا ہے اس سیکرٹریٹ کے اندر لیکن یہاں Introduce نہیں ہوا ہے، اس لئے آپ چیک کر لیں اگر Introduce ہوا ہے، یہ اسمبلی کا سٹاف بیٹھا ہوا ہے، وہ دیکھے گا اگر Introduce ہوا ہے تو پھر وہ دیکھ لیں لیکن میں پھر بھی یہ کہتا ہوں کہ Introduce ہوا ہے تو حکومت کا پوائنٹ آف ویو آئے گا، اس لئے بہتر یہ رہے گا کہ مسئلے

کے Solution کیلئے ہائرایجوکیشن منسٹر کی سربراہی میں آپ کمیٹی اناؤنس کریں اور اس میں موور بھی ہو، منور خان صاحب بھی ہوں، فنانس منسٹر بھی ہوں، باقی جتنے لوگ ڈالنا چاہتے ہیں ان کو ڈال دیں۔ تھینک یو۔

Madam Deputy Speaker: Okay, Mehraj Bibi! Please be short,

کوئسچنز رہ رہے ہیں۔

محترمہ معراج ہمایون خان: او جی، هغه نه کومه جی، سپیچ نه کوم۔ میډم! زما دوه خبرې میډم! زما ایډجرنمنټ موشن دې باندې، هغه یو میاشت اوشوله او هغه نه راځی په ایجنډا باندې ما مخکښې هم Protest کړے دے، زما Submission دا دے جی، منسټر صاحب خو ټهیک خبره کوی چې دې باندې فنانس Involved دے چې کله دوئ اختسے شول او ټیچنګ اسسټنټ لیبل ئی پرې لګولو، هغه وخت هم Finance involved وو، هغه وخت دې باندې Discussion نه کیدو چې دوئ واخلو که وانخلو؟ Illegal کار ئی کړلو، دئ هغه وخت چرته وو؟ هغه صرف د چیف منسټر د یو Signature لاندې دا دومره واخستې شول۔ او چې په ډیپارټمنټ کښې ویکنسیز دی نو هغه ویکنسیز په دې باندې ولے نه Fill کیږی؟

Madam Deputy Speaker: Mehraj Bibi, now do you want the way forward or not? That is a way forward, that is a, then you want the way forward.

محترمہ معراج ہمایون خان: میډم، کمیټی دې جوړه شی، نه جی کمیټی دې جوړه شی -----Within six

محترمہ ڈپٹی سپیکر: معراج بی بی! آپ بیٹھ جائیں، Then Mushtaq Ghani Sahib, then Munawar Sahib and mover off Course, Mehraj Bibi! Okay, you become the party, that is the Committee.and I move to the next Question and I think I will give two weeks ,Okay. Next Question 4741,janab Sardar Hussain Chitrali Sahib.

* 4741 _ جناب سردار حسین (چترالی): کیا وزیر ابتدائی تعلیم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ نے چار سالوں میں سینکڑوں اساتذہ بھرتی کئے ہیں؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ تمام بھرتیاں این ٹی ایس کے ذریعے ہوئی ہیں؛

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ این ٹی ایس کا نظام غیر سرکاری اداروں کے پاس ہے؛

(د) اگر (الف) تا (ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو کتنے امیدواروں نے ٹیسٹ میں حصہ لیا، کتنے کامیاب ہوئے اوران امیدواروں سے کتنی فیس جمع ہوئی، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محمد عاطف (وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم) (جواب وزیر قانون نے پڑھا): (الف) جی ہاں۔

(ب) جی ہاں، یہ بھی درست ہے۔

(ج) این ٹی ایس بذات خود ایک غیر سرکاری ادارہ ہے۔

(د) گزشتہ عرصہ کے دوران تقریباً 3لاکھ 10ہزار 6سو پچاس امیدواروں نے ٹیسٹ میں حصہ لیا، تقریباً 39ہزار امیدوار کامیاب ہوئے، ان امیدواروں سے تقریباً 149 ملین فیس جمع ہوئی۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: سردار حسین چترالی صاحب! پلیز مائیک آپ آن کردیں نا، نہیں آن ہورہا؟

Sardar Hussain Chitrali Sahib, okay, yes.

جناب سردار حسین (چترال): میڈم سپیکر! میرا کوسچن یہ تھا کہ آیا یہ درست ہے کہ محکمہ نے چار سالوں میں سینکڑوں اساتذہ بھرتی کئے ہیں؟ آیا یہ بھی درست ہے کہ تمام بھرتیاں این ٹی ایس کے ذریعے سے ہوئی ہیں؟ آیا یہ بھی درست ہے کہ این ٹی ایس کا نظام غیر سرکاری اداروں کے پاس ہے؟ اگر جوابات اثبات میں ہوں تو کتنے امیدواروں نے ٹسٹ میں حصہ لیا، کتنے کامیاب ہوئے اوران امیدواروں سے وصول شدہ فیس کی تفصیل فراہم کریں؟ تو میڈم سپیکر! اس میں جواب آیا ہے کہ کوئی تین لاکھ دس ہزار سے اوپر امیدواروں نے حصہ لیا ہے، 39 ہزار امیدوار کامیاب ہوئے اور ٹوٹل 149 ملین روپے جمع ہوئے، یہ 149 ملین روپے ان بچوں سے جمع ہوئے جو نوکری کی تلاش میں بیروزگار غریب بچے تھے اور نہ صرف یہ 149 ملین، چترال سے ان کو سوات بلایا گیا، پشاور بلایا گیا تو دس بیس ہزار روپے ان سے خرچ ہوگئے، یہاں آکر فیل ہوئے یا پاس ہوئے، چلے گئے، یہ 149 ملین روپے جمع کرکے ایک پرائیویٹ ٹھیکہ دار کو دے کر اس بیروزگاروں کی غربت میں مزید اضافہ کردیا گیا ہے۔ یہ نظام جو کہ این ٹی ایس کا ہے پبلک سروس کمیشن کی طرز پر حکومت کی سربراہی میں کوئی ادارہ ہو جو ان بچوں سے ٹسٹ لے اور کوئی فری ٹسٹ ہو اور کم سے کم کوئی پیسہ رکھیں۔ ہمارے نوٹس میں آیا ہے کہ یہ جو این ٹی ایس مختلف این جی اوز کو دیا گیا تھا مختلف ضلعوں میں انہوں نے پیسے لینا شروع کئے دو دو لاکھ، تین تین لاکھ روپے لے کر نمبر دینا انہوں نے شروع کئے اور اس کے بعد ایکشن لے کر، کچھ لوگوں کے خلاف ایکشن بھی ہوا ہے۔ اس کے بعد پوزیشن یہ ہے کہ این ٹی

ایس کے بعد کہتے ہیں کہ این ٹی ایس کے تو بیس نمبر ہیں باقی اسی پچاس نمبر کیلئے ہم سرٹیفکیٹ دیکھتے ہیں، ہم ان کے اکیڈمک کے Obtained numbers جو ہیں ان کو ہم دیکھتے ہیں، تو یہ بیس پچیس نمبروں کی خاطر یہ 149 ملین روپے ایک نان گورنمنٹ ادارے, این جی اوز کو دیئے جارہے ہیں۔ میری گزارش یہ ہے کہ کے پی کے کی حکومت اس میں کوئی اقدام لے اور دیکھے کہ بھئی ایک غیر سرکاری ادارہ گورنمنٹ کیلئے اساتذہ بھرتی کررہا ہے، ایک این جی او سرکاری ملازم بھرتی کررہی ہے، ایک بندہ جس نے پرائیویٹ این جی او بنائی، یہاں سٹاک ایکسچینج کی کمپنی میں اپنے آپ کو رجسٹرڈ کیا ہو، یہاں آکر گریڈ 17 کا بندہ جو ہے، وہ بھرتی کررہا ہے تو میں یہ کہتا ہوں۔۔۔۔

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر</u>: اوکے، سردار حسین! اوکے چترالی صاحب۔ جی لاء منسٹر جواب دیں پلیز۔

<u>جناب محمد شیراز</u>: میڈم سپیکر صاحبہ! سپلیمنٹری کوئسچن ہے میرا۔

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر</u>: سپلیمنٹری شیراز خان دے رہے ہیں۔ اوکے، شیراز خان پلیز اوگورئ چې دے سره Related وی، بنه۔

<u>جناب محمد شیراز</u>: جی میڈم سپیکر۔ میڈم سپیکر، جس طرح معزز ممبر نے یہ کوئسچن کیا ہے کہ یہ ای این ٹی ٹسٹ یہ سب دکھاوا ہے، میں آپ کو یہ ایک آرڈر دکھا رہا ہوں، 21 مارچ 2015ء کو ای این ٹی ٹسٹ میں ایک بندے نے ای این ٹی ٹسٹ میں 39 نمبر لئے ہیں اور دوسرے نے 57 نمبر لئے ہیں، 57 اور اس نے اس سکول کیلئے جس میں اس کو اپوائنٹمنٹ دی گئی ہے، Apply ہی نہیں کیا تھا، اچھا میں مانتا ہوں کہ معزز منسٹر صاحب اچھے آدمی ہیں، ان کی ٹیم، لیکن جو لوگ ڈسٹرکٹ میں بیٹھے ہوئے ہیں، وہ اتنے نکمے اور اس قسم کے ہیں کہ ہم نے پوائنٹ آؤٹ کیا ہوا ہے تو اس کے باوجود جس کا حق بنتا ہے اس کا آرڈر نہیں ہو رہا، انکوائری ہے، انکوائری ہے، اس کا نتیجہ کچھ نہیں رہا، تین چار مہینوں سے میں دفتروں کے چکر لگا رہا ہوں کہ یہ سامنے ایک آدمی نے Apply ہی نہیں کیا جس سکول کیلئے، تو فرق اتنا ہے، تو اسی طرح۔۔۔۔

<u>Madam Deputy Speaker</u>: Okay, Sheeraz Khan, thank you, Sheeraz Khan, Ji, Imtiaz.

<u>جناب سردار حسین</u>: میرا بھی سپیلمنٹری ہے، میڈم سپیکر!

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر</u>: سپلیمنٹری، اوکے بابک صاحب، سپلیمنٹری بابک صاحب۔

جناب سردار حسین: شکریہ میڈم سپیکر۔ میرا ضمنی سوال ہے، منسٹر صاحب اگر توجہ دیدیں، میڈم سپیکر! صوبے میں 'ایٹا' کی موجودگی میں جو ہم یہ سمجھتے ہیں کہ ابھی تک جتنے بھی Exams conduct ہو چکے ہیں 'ایٹا' کے تھرو، ابھی تک کسی نے انگلی نہیں اٹھائی ہے تو 'ایٹا' کی موجودگی میں این ٹی ایس کی ضرورت کیوں محسوس ہوئی؟ ایک، اور سیکنڈ، یہاں پہ جو این ٹی ایس کا ادارہ ہے، اس ادارے کا انتخاب کس طرح ہوا ہے، اوپن بڈنگ ہوئی ہے، یا مطلب کس طرح این ٹی ایس کا جو انتخاب ہے وہ ہوا ہے؟ اور یہ جو فگر بتایا گیا ہے کہ 149 ملین، 149 ملین اگر فیس اکٹھی ہوئی ہے تو اس میں این ٹی ایس کے ادارے کو کتنی آئی ہے؟ تو تین میرے ضمنی سوالات ہیں۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: اوکے جی، امتیاز، امتیاز قریشی صاحب، لاء منسٹر۔

جناب امتیاز شاہد (وزیر قانون و پارلیمانی امور): میڈم سپیکر صاحبہ! سردار حسین چترالی کا بڑا شارٹ سا کوسچن ہے، انہوں نے نمبر ون میں یہ کہا ہے کہ محکمہ نے یہ درست ہے کہ محکمہ نے چار سالوں میں سینکڑوں اساتذہ بھرتی کئے، جواب میں ڈیپارٹمنٹ نے 'جی ہاں' لکھا ہے۔ میں اس میں Further add کرتا ہوں کہ چترال صاحب! موجودہ صوبائی حکومت نے 39 ہزار کے قریب ٹیچرز Purely این ٹی ایس کے ذریعے بھرتی کئے ہیں، سینکڑوں میں نہیں ہیں بلکہ ہزاروں میں ہیں اور یہ این ٹی ایس سسٹم نہ صرف ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ میں ہے۔ یہ پرائیویٹ انسٹی ٹیوٹیشن اور Different departments کے تھرو این ٹی ایس ٹسٹ کے ذریعے صرف خالصتاً میرٹ کی بنیاد پر بچے آگے آتے ہیں اور ان کو آگے بھرتی کیا جاتا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ اس میں شک نہیں کہ ایک بچہ تین سو روپے دیکر اس ٹسٹ میں شامل ہوتا ہے این ٹی ایس میں لیکن میرے خیال میں مناسب یہی ہے، میں یہی کہوں گا کہ بجائے اس کے کہ وہی بچہ تین چار لاکھ روپے دیکر ایک پوسٹ خریدتا ہے، اگر وہ بچہ تین چار سو روپے میں اس کا مستقبل سنوارتا ہے اور ایک کوالیفائیڈ بچہ آگے آکے ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ میں اس کو میرٹ کی بنیاد پر بھرتی کیا جاتا ہے تو یہ صوبائی حکومت کا بہت بڑا کارنامہ ہے اور اسی طرح جس طرح بابک صاحب نے کہا کہ یہ پیسے کہاں جاتے ہیں اور اس کے ساتھ میرے خیال میں اس میں انہوں نے جواب میں بھی یہی لکھا ہے کہ گذشتہ عرصہ کے دوران تقریباً تین لاکھ دس ہزار چھ سو پانچ امیدواران نے ٹسٹ میں حصہ لیا، تقریباً انتالیس ہزار امیدوار کامیاب

ہوئے، ان امیدواروں سے تقریباً ایک سو 49 ملین فیس جمع ہوئی، یہی میں کہتا ہوں کہ جی یہ Purely پرائیویٹ انسٹیٹوشن، این ٹی ایس کے ساتھ ڈیپارٹمنٹ کا، حکومت کا کوئی تعلق نہیں ہے اور پیسے کبھی بھی حکومت کے خزانے میں نہیں آرہے ہیں۔

جناب سردار حسین: اور 'ایٹا' کا۔

وزیر قانون، پارلیمانی امور وانسانی حقوق: میں کہتا ہوں کہ 'ایٹا' سے بہت ہی بہتر این ٹی ایس اللہ کے فضل سے کام کر رہا ہے، بہترین کارکردگی ہے اس کا سسٹم کے ذریعے جو ہے، تو ایک Criteria ہے، اسی Criteria کے مطابق کام ہو رہا ہے اور ایک بہترین طریقے سے صوبائی حکومت نے انتالیس ہزار ٹیچرز بھرتی کئے ہیں اور میں حلفاً کہتا ہوں بحیثیت وزیر قانون کہ ان انتالیس ہزار ٹیچرز میں میں نے کوئی ایک ٹیچر بھرتی نہیں کیا۔ یہ صوبائی حکومت کا کریڈٹ ہے اور خالصتاً میرٹ کی بنیاد پر جو جو Talented لوگ ہیں، وہ آگے آکر جو ہے وہ ہوتے ہیں، (تالیاں) وہ کوٹہ سسٹم جو اس سے پہلے ہوتا تھا جو نوکریاں بکتی تھیں، وہ کم از کم ختم ہو چکا ہے تو یہ کریڈٹ اس حکومت کو جاتا ہے (اس مرحلہ پر حزب اختلاف کے چھ اراکین کھڑے ہو گئے)

محترمہ ڈپٹی سپیکر: اب دیکھیں، انصاف دیکھیں نا، آپ چھ لوگ کھڑے ہیں نا، اگر میں چھ کے چھ کو جواب دوں، پرائمری موور جو ہے وہ چترالی صاحب ہیں، چترالی صاحب!

جناب سردار حسین (چترالی): میری گزارش اس میں یہ کہ محترم وزیر قانون جو کہ متعلقہ منسٹر بھی نہیں ہیں، نے جواب دیا اور فرما رہے ہیں کہ یہ چار لاکھ روپے میں بکتے، تو اگر ان کی حکومت کا کوئی فرد اس میں شامل ہوتا تو وہ چار لاکھ روپے لیتا، اس خدشے کے پیش نظر انہوں نے این ٹی ایس کر کے پرائیویٹ کو دیا۔ اب وہ پرائیویٹ میں کونسا فرشتہ بیٹھا ہوا ہے کہ وہ ایک لاکھ روپے نہیں لے کے گیا؟ اس کی ٹرانسپرنسی کو ابھی تک چیک کیا، نمبر ون نمبر ٹو یہ ہے کہ عوام سے پیسہ لیکر پرائیویٹ اداروں کا پیٹ بھرنا، اس طرح کی حکومت کی پالیسی نہیں ہوتی جو عوام کی جیب سے پیسہ، بچے سے سو روپے جاتا ہے دو سو روپے جاتا ہے، وہ چلا جائے اس کے پی کے کی ٹریژری میں اور ساتھ یہ بھی ہے کہ یہ پندرہ سولہ کروڑ روپے انہوں نے خالص ایک ایجوکیشن کا محکمہ، باقی اور محکموں میں بھی این ٹی ایس ہوا ہے، یہ تو اربوں میں چلا جائے گا، یہ پندرہ سولہ

کروڑ تو یہاں پہ پبلک سروس کمیشن کا بجٹ نہیں ہے، اگر یہ پندرہ سولہ کروڑ روپے کا کوئی میکینزم کرتے، کوئی اچھے لوگ رکھتے حکومت کے زیر سایہ، کوئی بات ہوتی، کیا یقین ہے کہ انہوں نے حکومت کو نہیں دیا اور ایک پرائیویٹ ادارے کو دیا اور ان کو یقین ہے کہ وہاں ٹرانسپرنسی ہو گی؟ ٹرانسپرنسی نہیں ہوئی میڈم سپیکر! میری گزارش یہ ہے۔۔۔۔۔

Madam Deputy Speaker: Okay, law Minister, please.

جناب سردار حسین (چترالی): نہیں، میری بات سنیں، میری گزارش اس میں یہ ہے، میں Appreciate کرتا ہوں کہ چوبیس پچیس ہزار اساتذہ ہوئے، اس حکومت میں، بچوں کی تعلیم کیلئے بہتری آگئی ہے، وہ ایک الگ چیز ہے، یہاں میکینزم کی بات ہے، میکینزم کی بات میں یہ کہتا ہوں کہ اگر ہم اپنے اداروں پر، اگر ایجوکیشن کے محکمے پر، اگر کمیشن پر سرکار پر ٹرسٹ کرنا چھوڑ دیں گے تو ایک دن یہ اسمبلی کا جو پروسیجر ہے، یہ بھی کسی پرائیویٹ این جی او کو دیدیں گے کہ بھئی تو ہی چلالے کیونکہ ہم میں وہ سکت نہیں ہے، (تالیاں) ہم میں وہ طاقت نہیں ہے، ہم ٹرانسپرنٹ نہیں ہیں۔ اسی طرح ہم پولیس کو بھی دیدیں گے کسی پرائیویٹ ادارے کو، ایسا نہیں ہونا چاہیے، کسی بھی حکومت کو۔۔۔۔۔

Madam Deputy Speaker: Okay, Law Minister, please, Imtiaz Qureshi Sahib, Imtiaz Qureshi Sahib, let him answer, if you are not satisfied.

اگر وہ Satisfied نہ کر سکیں، امتیاز۔۔۔۔۔

جناب سردار حسین: میرے سوال کا جواب میڈم! مجھے نہیں ملا۔

Madam Deputy Speaker: Imtiaz, I am coming back to you.

وزیر قانون، پارلیمانی امور وانسانی حقوق: میں بابک صاحب کے کوسچن کا جواب دے دیتا ہوں۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: امتیاز! تہ جواب ورکہ څہ بیا بابک صاحب تہ۔۔۔۔

وزیر قانون، پارلیمانی امور وانسانی حقوق: بابک صاحب کے کوسچن کا جواب دیتا ہوں کہ یہ 'ایٹا' ۔۔۔۔۔

جناب محمد شیراز: (وزیر قانون کو مخاطب کرتے ہوئے) آپ میرے سوال کا جواب۔۔۔۔۔

Minister for Law: Please talk to the speaker, please direct.

محترمہ ڈپٹی سپیکر: ابھی آپ بیٹھ جائیں، میں مائیک نہیں کھول رہی آپ کا، امتیاز قریشی صاحب، امتیاز قریشی صاحب آپ بولیں، I will come back to you not at this time، امتیاز آپ بولیں۔

وزیر قانون، پارلیمانی امور وانسانی حقوق: (قہقہہ) میڈم سپیکر! میں نے بہت ڈیٹیل سے Reply دیدی، صرف بابک صاحب نے ایک کوئسچن کیا ہے کہ 'ایٹا' کیوں اور یہ این ٹی ایس 'ایٹا' کے مقابلے میں کیوں آگیا؟ تو میں اس کا یہ جواب دیتا ہوں کہ 'ایٹا' کی Capacity اتنی نہیں تھی اسی لئے 'ایٹا' کے ذریعے یہ جو ہے، تو Further یہ ہم نے شروع کیا ہوا ہے این ٹی ایس سسٹم، اس میں ان شاء اللہ کوئی اس طرح مسئلہ نہیں ہے، پھر بھی اگر ان سے کوئی Suggestion ہے، ہم بیٹھ جاتے ہیں، اگر ان کے ذہن میں ہے کہ وہاں کوئی خدشہ ہے، ان کے ذہن میں وہاں کوئی غیر قانونی کام ہو رہا ہے یا Illegality ہو رہی ہے تو بالکل ہم ان کے ساتھ بیٹھنے کیلئے تیار ہیں۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی بابک صاحب! جی۔

جناب سردار حسین: جس طرح منسٹر صاحب نے فرمایا یہاں پہ کہ اس سے پہلے یہ ریکروٹمنٹ کے حوالے سے انہوں نے بات کی، آپ مجھے میڈم! ذرا توجہ دیں گی۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: ایک منٹ، جی!

جناب سردار حسین: اور آپ کی توجہ چاہیے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی!

جناب سردار حسین: ہاؤس کی بھی توجہ چاہیے، دیکھیں میں نے منسٹر صاحب سے یہ کوئسچن کیا تھا کہ یہ جو این ٹی ایس کا ادارہ ہے، اس کا انتخاب کس طرح ہوا ہے، اس کی لاٹری نکل آئی ہے، کس نے اس ادارے کو ریفر کیا ہے؟ (قطع کلامی) ایک سیکنڈ، دیکھیں دنیا کی آپ تاریخ اٹھائیں، دنیا کی، استاد جب ہم سکولوں کیلئے بھرتی کرتے ہیں، Criteria کیا ہونا چاہیے؟ یہ لوگ کہتے ہیں، صبح شام ٹیلی ویژن پہ آنا، اخبارات میں اشتہارات دینا، بڑے بڑے بیانات دینا کہ پچھلے زمانے میں اس طرح ہوتا تھا اور اس زمانے میں، میں کہتا ہوں کہ این ٹی ایس ایک دکان ہے، دکان اور یہ دکانداری ہے، یعنی کوئی بھی Applicant، میں نے یہ بات پہلے بھی یہاں پہ کہی تھی کہ Suppose جو Applicants ہوتے ہیں، یعنی اگر ٹرانسپیرنٹ ہم بنانا چاہیں، میرٹ پہ اگر ہم بھرتی کو یقینی بنانا چاہیں تو پھر ٹسٹ اور انٹرویو کا ایک نمبر نہیں رکھنا چاہیے، یہ کس طرح کا انصاف ہے کہ سو نمبر آپ لوگوں نے ٹسٹ کیلئے رکھے ہوئے ہیں، سو اور سو نمبر اکیڈمک کے ہیں، میں ثبوت

کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ لوگ سات سات لاکھ روپیہ دے کے Bottom والے لوگ Top پہ چلے جاتے ہیں اور Top والے لوگ جو ہیں وہ Bottom پہ آجاتے ہیں، دیکھیں یہ تو ایک دکان ہے، میں چیلینج کرتا ہوں، روزانہ کی بنیاد پر ہر ایک ضلع سے اخبارات میں آجاتے ہیں، این ٹی ایس میں کون لوگ بیٹھے ہیں؟ وہ تو دکاندار ہیں، یہ تو ایک ادارہ ان لوگوں نے Hire کیا ہوا ہے، یعنی 149 ملین یہ لوگ خود Confess کر رہے ہیں کہ ان کو دے رہے ہیں، کس لئے ؟ ایک ضابطہ موجود تھا، کوئی بھی Application suppose اس نے ایس ایس سی کا Exam دیا ہے، ایف اے، ایف ایس سی کا Exam دیا ہے، بی اے، بی ایس سی کا Exam دیا ہے، ایم اے، ایم ایس سی کا Exam دیا ہے، ایم فل Qualify کیا ہے، پی ایچ ڈی کیا ہے، گولڈ میڈل لیا ہے، اکیڈمکس کے نمبر زہونے چاہئیں، اب اگر کسی حکومت کا گیارہ امتحانات پہ بھی اعتماد نہ ہو اور اپنے اداروں کے امتحانات پہ ان کو اعتماد نہ ہو اور دکاندار کو لے آئے ہیں، دکاندار کے ٹسٹ پہ ان لوگوں کو اعتماد ہے اور اپنے اداروں کے گیارہ امتحانات پہ ان لوگوں کو اعتماد نہیں ہے اور طعنے دوسروں کو دے رہے ہیں، میں وثوق سے کہہ سکتا ہوں کہ جس طرح اس صوبے کے ذرائع کو، وسائل کو بیچا جارہا ہے، پنجاب کے ووٹوں کو Oblige کیا جارہا ہے، اسی طرح تعلیمی ایمرجنسی کے نام پہ ایک دکان ان لوگوں نے کھولی ہے اور اس کو ختم ہونا چاہیے۔ میڈم ! میں آپ کو مثال دیتا ہوں، آپ خود اندازہ کریں کہ کوئی Applicant اگر اکیڈمک میں اس کے 60 نمبر آجاتے ہیں اور انٹری ٹسٹ میں یہ لوگوں اس کو سات نمبر بھی زیادہ دے دیتے ہیں تو گولڈ میڈلسٹ لوگ جو ہیں، وہ نیچے آئیں گے اور جنہوں نے سفارش کی ہے، ٹسٹ کے ذریعے وہ اوپر چلا جائے گا اور اس کیلئے میں نے میڈم ! یہ پوچھا تھا، مجھے اس کا بھی جواب چاہیے کہ این ٹی ایس کا انتخاب کس طرح ہوا ہے؟

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر:</u> اوکے جی، شیراز خان صاحب!

<u>جناب محمد شیراز:</u> میڈم سپیکر! میں بابک صاحب کی اس بات کی تائید کرتا ہوں، میں ثبوت کے ساتھ یہ بات کرتا ہوں کہ یہ ایک Candidate ہے جس کا آرڈر ہوا ہے، منظور علی، اس کا رولنمبر ہے 721100462، منظور علی، دوسرا جو Candidate ہے اس کا رول نمبر ہے 721100449، حمزہ علی، میڈم ! حمزہ علی کے ٹوٹل گرانٹ جو اس کے مارکس بنتے ہیں، وہ 120.68 ہیں، اس کا آرڈر نہیں ہوتا اور یہ

جو دوسرا منظور علی ہے، اس کے ٹوٹل گرانٹ، ٹوٹل جو اس کے مارکس ہیں وہ 92 بنتے ہیں اور وہ اس میں کیا کس قسم کی کرپشن کس کو کہتے ہیں؟

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی لاء منسٹر صاحب۔

جناب محمد شیراز: اچھا، اس کے ساتھ دوسرا سوال ہے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: بس وہ ہو گیا۔

جناب محمد شیراز: نہیں۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: لاء منسٹر صاحب، پتہ لگ گیا ہے، لاء منسٹر صاحب۔

جناب امتیاز شاہد (وزیر قانون و پارلیمانی امور): میڈم سپیکر صاحبہ! میں یہ کہتا ہوں، سب سے پہلے شیراز صاحب چونکہ ماشاء اللہ ہمارے بھائی ہیں، جذباتی ہیں، یہ جو کہہ رہے ہیں، میں کہتا ہوں کہ اس پہ آپ انکوائری کا آرڈر کر دیں، دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی ہو جائے گا۔ (تالیاں) اس کے علاوہ سردار حسین بابک صاحب کے دور حکومت میں رولز میں این ٹی ایس کے ذریعے ٹسٹنگ، رولز میں آپ لوگوں کی حکومت میں یہ ڈالا گیا، میں چھوٹی سی ایک مثال دیتا ہوں کہ ایک بندہ ایف ایس سی کر لیتا ہے، کیا ضرورت ہے کہ وہ آگے جا کر ایٹا میں وہ بیٹھتا ہے اور ایٹا میں وہ اگر کوالیفائی نہیں کرتا ہے، ایف ایس سی میں اگر اس کے 900 مارکس ہیں تو وہ Consider نہیں ہوتے ہیں، تو میرے خیال میں بہت Transparent procedure ہے، میں نے اب پہلے بھی کہہ دیا ہے کہ بحیثیت وزیر قانون میں حلفاً کہتا ہوں کہ اتنے ہزاروں ٹیچرز بھرتی ہوئے ہیں، کسی ایک ٹیچر کا کبھی سوچا بھی نہیں ہے کہ ہم اس کیلئے کوئی Recommendation کریں یا سفارش کریں اور میں حلفاً کہتا ہوں کہ یہ 39 ہزار ٹیچرز میں میں نے ایک ٹیچر بھرتی نہیں کیا۔ اسی طرح باقی کیبینٹ ممبران بھی بیٹھے ہیں، صوبائی اسمبلی کے ممبران بھی بیٹھے ہیں، تو میں کہتا ہوں کہ یہ اس حکومت کا ایک بڑا کارنامہ ہے اور خصوصاً ایجوکیشن میں جیسے عمران خان کا سلوگن ہے کہ ایجوکیشن میں ہم اصلاحات لیکر آئیں، یہ اب اللہ کے فضل سے چار سالوں میں یہ صوبائی حکومت ان شاء اللہ ایجوکیشن میں تقریباً سو پرسنٹ کامیابی حاصل کر چکی ہے، اگر اس کے علاوہ این ٹی ایس میں اگر ان کو

کچھ خامی نظر آتی ہے، بالکل آجائیں، بیٹھتے ہیں، اس پر بات کرلیں گے، اگر کوئی بہتر تجاویز لیکر آسکتے ہیں تو ان پر بھی عمل کرلیں گے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: تھینک یو، شیراز خان کے یہ جو نمبرز ہیں، میں سیکرٹری۔۔۔۔

(شور)

جناب منور خان ایڈوکیٹ: میڈم! میں رول 48 کے تحت اس سوال پر بحث کیلئے نوٹس دیتا ہوں۔

جناب سردار حسین: میڈم سپیکر! (شور)

Madam Deputy Speaker: Just one minute, there is a legal issue, one minute. Okay, number? Okay, Munwar Sahib is saying that it should be discussed in the Assembly

تو اس کیلئے ٹائم ہم دے دیتے ہیں، آپ اس پر نمبر لکھیں، لیگل کریں اس کو And I go to the next Question, then اس پر ڈیبیٹ ہو گی پھر، نیکسٹ کوئسچن۔

جناب محمد شیراز: میڈم! میں کہتا ہوں کہ۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: اس پہ ڈیبیٹ ہو گی پھر، نوٹس ہو گیا، 4757 سردار حسین چترالی صاحب۔

* 4757 _ جناب سردار حسین (چترالی): کیا وزیر ابتدائی وثانوی تعلیم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ ہذا نے چار سالوں میں ضلع چترال کے مختلف سکولوں کی اپ گریڈیشن اور نئی تعمیرات کی منظوری دی تھی;

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ ان کیلئے فنڈز بھی مختص ہوا تھا;

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو کتنے فنڈز مختص کئے تھے اور ان پر کیا پیش رفت ہوئی، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محمد عاطف (وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم) (جواب وزیر قانون نے پڑھا): (الف) جی ہاں۔

(ب) جی ہاں، یہ بھی درست ہے۔

(ج) ضلع چترال کے مختلف سکولوں کی اپ گریڈیشن اور نئی تعمیرات کیلئے چار سالوں میں مختص شدہ فنڈز پر پیش رفت کی (تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی)۔

جناب سردار حسین (چترال): میڈم! اس میں بھی میں نے، میرا کوئسچن تھا کہ کتنے سکول اسٹیبلشمنٹ کیلئے منظور ہوئے تھے؟ Establishment of new schools for up gradation، اس میں دو تین سکولز دیئے گئے تھے، ایک دو ہائر سیکنڈری سکولز جن کیلئے Approved amount لکھی ہوئی ہے اتنی، اور ریلیز ہے زیرو، تو میں یہ پوچھتا ہوں کہ اس سکول کی منظوری اس کی Approval یا Thumb کی Approval تو دی گئی، اس Approval کی وجہ سے اس کا ٹینڈر بھی ہوا اور ٹینڈر کے بعد ریلیز زیرو ہے، 2016-17ء میں یہ منظور ہے، اب 2017-18ء ہو گیا، ریلیز بالکل زیرو ہے، تو مہربانی کر کے آپ اس کا ہمیں جواب دیں۔ اب اگر ریلیز زیرو ہے، تو Utilization nil ہے، اب اگر Utilization nil ہے تو آنے والی اے ڈی پی میں وہ اے ڈی پی سے ہی ختم ہو جائیں گے، تو ان کی منظوری کیوں دی گئی تھی؟ اور اگر منظوری دی گئی تھی تو ریلیز کو کیوں روکا گیا، اس کی وجوہات کیا ہیں؟ مجھے جواب دیں۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی لاء منسٹر صاحب۔

جناب امتیاز شاہد (وزیر قانون و پارلیمانی امور): میڈم سپیکر صاحبہ! Answer اور Question انہوں نے تقریباً Read out کر لیا ہے-----

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی جی۔

وزیر قانون، پارلیمانی امور وانسانی حقوق: "یہ درست ہے کہ محکمہ ہذا نے چار سالوں میں ضلع چترال کے مختلف سکولوں کی اپ گریڈیشن اور نئی تعمیرات کی منظوری دی ہے؟" بالکل صحیح ہے، Further یہ بھی درست ہے کہ ان کیلئے فنڈ بھی مختص ہوا؟ جی ہاں درست ہے۔ جواب اثبات میں ہوں تو کتنے فنڈز مختص کئے تھے اور ان پر کیا پیش رفت ہوئی، تفصیل فراہم کی جائے؟ جو کہ تفصیل ڈیٹیل میں ہے میڈم! تفصیلی لسٹ اگر ان کے پاس نہیں ہے تو میں دے دیتا ہوں، دیکھ لیں۔ میرے خیال میں اس وقت صوبے میں سینکڑوں سکولز تعمیر ہو رہے ہیں اور الحمد للہ وہ سکولز جو ایک کروڑ تیس پینتس لاکھ کی لاگت سے ایک پرائمری سکول بنتا ہے اور ایک معیاری سکول بنتا ہے اور الحمد للہ صوبے میں کافی حد تک پرائمری، مڈل اور ہائیر سیکنڈری، ہائی سکولز بن چکے ہیں، پھر بھی اگر ان کو فنڈ کا کوئی مسئلہ ہے، تو میں ڈیپارٹمنٹ یہاں موجود ہے، میں سردار حسین صاحب سے ریکویسٹ کرتا ہوں کہ وہ اب ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ رابطہ کریں، ان شاء

اللہ جو کمی بیشی ہو گی، وہ ہم پوری کر دینگے، ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ ان شاءاللہ بیٹھ کے اگر کوئی فنڈ ریلیز میں کوئی کمی ہے تو وہ پوری کر دینگے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی چترالی صاحب۔

جناب سردار حسین (چترالی): میڈم، میرا مقصد کسی کو تنگ کرنے کیلئے سوال نہیں ہے، یہ ایک ضروری کام ہے، بچوں کے مستقبل کا مسئلہ ہے، ایک ایک سکول ہمیں دیا گیا تھا ایک ایک سکول، اور کچھ ایسی جگہیں ہیں کہ جس پہ یہ کروڑوں روپے کی ریلیز لکھی ہوئی ہے، ہمارے پاس پورا ثبوت موجود ہے۔ یہاں اے ڈی پی سکیم کو منظور کر کے جسے یہ اسمبلی منظور کرتی ہے، یہ اسمبلی، افسوس کہ یہ امبریلا سکیم میں ہوتے تو شاید ان کیلئے کچھ مل جاتا لیکن یہ چونکہ اسمبلی نے منظور کیا تھا اس وجہ سے یہ Drop ہیں، اس میں کام نہیں ہو رہا ہے، میرے کہنے کا مقصد، میری یہ ریکویسٹ ہے آج منسٹر صاحب نہیں آئے، میں محترم لاء منسٹر کے توسط سے گزارش کرتا ہوں، یہ Personally ملیں اور مجھے Satisfy کریں۔ یہ جو 2016-17ء میں انہوں نے جو سکولز دیئے تھے جس پر ابھی تک کام شروع نہیں ہوا، ریلیز نہیں ہیں، اس کو Maintain رکھیں اور ابھی بھی اس کیلئے کچھ دیدیں تاکہ ٹینڈر Already approval سب کچھ ہو چکا ہے، کچھ کام ہم شروع کر سکیں تاکہ یہ اے ڈی پی میں رہے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: اوکے جی، امتیاز صاحب۔

وزیر قانون، پارلیمانی امور وانسانی حقوق: بالکل میڈم سپیکر، جائز بات ہے اور ان شاءاللہ میں ان کے ساتھ ہو کے ڈیپارٹمنٹ ابھی بھی موجود ہے ڈیپارٹمنٹ کے سیکرٹری صاحب اور باقی ڈائریکٹر صاحب، سب لوگ موجود ہیں، ان شاءاللہ ان کے ساتھ بیٹھ کر ان کے خدشات دور کر لیتے ہیں اور جو بھی مناسب ہو گا ان شاءاللہ ہم ضرور کریں گے۔

Madam Deputy Speaker: Thank you, ji. Next Question 4968, Fakhr-e-Azam.

* 4968 _ جناب فخر اعظم وزیر: کیا وزیر برائے اعلیٰ تعلیم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ خیبر پختونخوا کی سرکاری یونیورسٹیوں میں خیبر پختونخوا یونیورسٹیز ایکٹ مجریہ 2012ء جو کہ 2016ء میں چند ترمیم کے ساتھ منظور ہوا ہے، نافذ العمل ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) محکمہ نے یونیورسٹیوں کو مذکورہ ایکٹ نافذ العمل کیلئے کوئی خط بھیجا ہے، آیا اس کا جواب محکمہ کو موصول ہوا ہے;

(ii) 2016ء ترمیم شدہ خیبر پختونخوا یونیورسٹیز ایکٹ 2012ء کا سیکشن A-17 اس وقت تمام یونیورسٹیوں بالخصوص پشاور یونیورسٹیوں میں نافذ العمل ہے;

(iii) یونیورسٹی ایکٹ کو نافذ نہ کرنا توہین اسمبلی کے زمرے میں نہیں آتا ہے، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

<u>جناب مشتاق احمد غنی (معاون خصوصی برائے اعلیٰ تعلیم) (جواب وزیر بلدیات نے پڑھا)</u>: (الف) جی ہاں، یہ درست ہے کہ خیبر پختونخوا یونیورسٹیز ایکٹ مجریہ 2012ء جو کہ 2016ء میں چند ترامیم کے ساتھ منظور ہوا ہے، خیبر پختونخوا یونیورسٹیز (ترمیمی) ایکٹ 2016 PATA اور FATA میں واقع یونیورسٹیز کے علاوہ صوبے کی تمام سرکاری یونیورسٹیز میں نافذ ہے۔

(ب) (i) اس ضمن میں محکمہ اعلیٰ تعلیم نے متعلقہ یونیورسٹیز کو مراسلے بھیجے ہیں جن میں سے بعض یونیورسٹیز نے جوابی مراسلے بھی بھیجے ہیں۔

(ii) یہ ایکٹ PATA اور FATA میں واقع یونیورسٹیز کے علاوہ صوبے کی تمام سرکاری یونیورسٹیز بشمول پشاور کی یونیورسٹیز میں نافذ ہے۔

(iii) محکمہ اعلیٰ تعلیم یونیورسٹیز ایکٹ کو مکمل صورت میں نافذ کروانے کیلئے یونیورسٹیز کے ساتھ مسلسل رابطے میں ہے۔

<u>جناب فخر اعظم وزیر</u>: شکریہ میڈم، میرا کوسچن ہے، کیا وزیر برائے اعلیٰ تعلیم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ خیبر پختونخوا کی سرکاری یونیورسٹیوں میں خیبر پختونخوا یونیورسٹیز ایکٹ مجریہ 2012ء جو۔۔۔۔

<u>Madam Deputy Speaker</u>: Inayat Sahib! You are going to answer this.

<u>جناب فخر اعظم وزیر</u>: جو کہ 2016ء میں چند ترمیم کے ساتھ منظور ہوا ہے نافذ العمل ہے، جواب دیتے ہیں کہ ہاں، یہ درست ہے کہ خیبر پختونخوا یونیورسٹیز ایکٹ مجریہ 2012ء جو کہ 2016ء میں چند ترامیم کے

ساتھ منظور ہوا ہے، خیبر پختونخوا یونیورسٹیز (ترمیمی) ایکٹ 2016 PATA اور FATA میں واقع یونیورسٹیز کے علاوہ صوبے کی تمام سرکاری یونیورسٹیز میں نافذ ہے، یعنی یہ کہتے ہیں کہ پاٹا اور فاٹا کے علاوہ باقی تمام اداروں پر نافذ العمل ہے۔ پھر میرا کوسچن ہے کہ محکمہ نے یونیورسٹیوں کو مذکورہ ایکٹ نافذ العمل کیلئے کوئی خط بھیجا ہے، آیا اس کا جواب محکمہ کو موصول ہوا ہے؟ اس ضمن میں کہتے ہیں کہ اس ضمن میں محکمہ اعلیٰ تعلیم نے متعلقہ یونیورسٹیز کو مراسلے بھیجے ہیں جن میں سے بعض یونیورسٹیز نے جوابی مراسلے بھی بھیجے ہیں۔ اب آخر میں کیا لکھتے ہیں میڈم سپیکر! یہ کہتے ہیں کہ یہ ایکٹ PATA اور FATA میں واقع یونیورسٹیز کے علاوہ صوبے کی تمام سرکاری یونیورسٹیز بشمول پشاور کی یونیورسٹیز میں نافذ ہے، پھر کہتے ہیں کہ محکمہ اعلیٰ تعلیم یونیورسٹیز ایکٹ کو مکمل صورت میں نافذ کروانے کیلئے یونیورسٹیز کے ساتھ مسلسل رابطے میں ہے۔ ایک جگہ کہتے ہیں کہ نافذ العمل ہے، یعنی اس کو Implement ہم نے کر دیا ہے اور دوسری جگہ کہتے ہیں کہ اس کی Implementation کیلئے مسلسل رابطے ہو رہے ہیں، یعنی کہ اس کی Implementation نہیں ہوئی، اس کی ابھی تک Implementation نہیں ہوئی اور یہ آپ کا حال ہے کہ یہ آپ کا وہ ایکٹ ہے یونیورسٹی ایکٹ جس کو آپ نے کچھ امنڈ منٹس کے ساتھ اس کو آپ نے اسی اسمبلی سے پاس کروایا۔ اسی میں آپ نے وائس چانسلر، وی سی کی بڑی Definition دی کہ وی سی چیف ایگزیکٹیو ہوگا، پورا یہ ہوا تھا There should be a Vice Chancellor of the University who shall be a person of the evince, having a prone ability and lead able leader ship skill and has made a significant contribution on higher education، پھر لکھتے ہیں کہ V.C., shall be the Chief Executive and Principal accounting Officer of the University، لیکن بڑے افسوس کیساتھ کہنا پڑ رہا ہے کہ آپ کی پشاور یونیورسٹی، عبدالولی خان یونیورسٹی، بنوں، کوہاٹ، کرک اور ہری پور بغیر وی سی کے چلائی جا رہی ہیں، بغیر وی سی کے آپ کی ایک دو تین چار پانچ چھ یونیورسٹیاں بغیر وی سی کے چلائی جا رہی ہیں، یعنی آپ کا یہ ایکٹ وہاں پر نافذ نہیں ہو رہا، آپ ابھی تک مسلسل رابطے کر رہے ہیں، تو یہ اس ہاؤس کا۔۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: اوکے جی۔

جناب فخر اعظم وزیر: میڈم سپیکر صاحبہ! Listen to me, listen to me، پھر کیا ہے؟ پھر دوسرا، آپ نے یہاں پر میں نے کوسچن بھی کیا ہوا ہے کہ آپ کا جو Registrar of the University, the Treasurer of the controller of the University…..

محترمہ ڈپٹی سپیکر: Fakhar e azam Sahib, You are a senior politician، آپ کو پتہ ہے، crux of the matter Question بتائیں، ایسے تو We will be sitting the whole day، آپ Crux-----

جناب فخر اعظم وزیر: میڈم صاحبہ!----

Madam Deputy Speaker: What is crux of the matter?

جناب فخر اعظم وزیر: Listen to me، تو یہ چیف ایگزیکٹو-----

Madam Deputy Speaker: Only five minutes I am going to stop, I am telling you.

جناب فخر اعظم وزیر: اوکے، اوکے، تو یہاں پر یہ جو تین جو پوسٹیں ہیں، یہ ایڈمنسٹریشن کی پوسٹیں ہیں، یہاں پر 7-A پر آجائیں تو یہ کہتے ہیں کہ All the Administrative position in the University shall be filled by the Administrative Officer and of the University on the regular basis and no guest teacher and official other (Interruption)

Madam Deputy Speaker: I tell you, no body is understanding, what you are saying? کسی کو کچھ سمجھ نہیں آرہی ہے،

جناب فخر اعظم وزیر: میڈم! میں یہ کہہ رہا ہوں کہ وہاں پر یہ کہتے ہیں کہ ایڈمنسٹریشن کی جو پوسٹیں ہیں، وہ صرف ایڈمنسٹریشن Fill کرے گی لیکن یہاں پر آپ کے جو ٹیچرز ہیں، ان کو بھی آپ نے ایڈمنسٹریشن کی پوسٹوں پر لگایا ہوا ہے اور سات یونیورسٹیاں آپ کی بغیر وی سی کے چلائی جارہی ہیں، آپ کا یہ ایکٹ نافذ نہیں ہو سکا ابھی تک، اس پر کوئی عملدرآمد نہیں ہو رہا۔

Madam Deputy Speaker: Okay, uzma Bibi, suplementry, uzma Bibi.

محترمہ عظمیٰ خان: تھینک یو، میڈم! میں ذرا ان کی بات کو بھی کلیئر کر دیتی ہوں، وہ یہ کہنا چاہ رہے ہیں کہ دو قسم کی پوسٹیں ہوتی ہیں، ایک ٹیچر کیڈر رہوتا ہے اور ایک مینجمنٹ کیڈر رہوتا ہے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: تھینک یو ویری مچ، عظمیٰ بی بی آپ نے کلیئر کرا دیا۔

محترمہ عظمیٰ خان: جی میڈم! تو وہ کہہ رہے ہیں کہ ٹیچر کیڈر کو آپ مینجمنٹ کیڈر میں لگا رہے ہیں اور مینجمنٹ کیڈر کو آپ ٹیچنگ کیڈر میں لگا رہے ہیں، تو یہ نہیں ہونا چاہیے، اس کیڈر کو Define ہونا چاہیے۔
Madam Deputy Speaker: Okay.
محترمہ عظمیٰ خان: میڈم! تھوڑا میں کہنا چاہوں گی کہ آج ہائر ایجوکیشن کے کوئسچنز آپ ڈسکس نہ ہی کریں تو بہتر ہوگا کیونکہ آپ نے Friday کو میرے ہی کال اٹینشن پہ رولنگ دی تھی کہ ڈیپارٹمنٹ ہمیں دو دن کے اندر اس Matter پر رپورٹ کرے۔ میڈم! آج تک ان کو Telephonically بھی اطلاع ہو چکی ہے، لیٹر بھی جا چکا ہے لیکن ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے کوئی Reply نہیں ہے۔ میرے خیال سے آپ کا اور اس چیئر کا استحقاق مجروح ہوا ہے، اس پر آپ کو ایکشن لینا چاہیے۔ تھینک یو ویری مچ۔
Madam Deputy Speaker: Okay, I will insha Allah, ji Inayat Sahib.
جناب عنایت اللہ {سینیئر وزیر (بلدیات)}: ویسے میں آپ سے ایک ریکویسٹ کروں گا کہ مجھے منسٹر صاحب نے یہ سوالات حوالہ نہیں کئے ہیں، چونکہ Cabinet is collectively responsible، اس لئے میں جوابات دے رہا ہوں تو آپ منسٹر صاحب سے تھوڑا پوچھیں کہ کیوں جب آپ جاتے ہیں تو آپ وہ اپنے سوالات حوالہ کیوں نہیں کرتے ہیں؟
Madam Deputy Speaker: Certainly I will do that Insha Allah.
سینیئر وزیر (بلدیات): جوابات میں ان شاءاللہ دوں گا آپ بے فکر رہیں۔ اس کے دو حصے ہیں۔ ایک Extension ہے، To FATA and PATA، بہر حال فاٹا کو تو Extend نہیں ہوتی ہے یہ کیونکہ فاٹا کے اندر اس وقت یونیورسٹی ویسے نہیں ہے، البتہ پاٹا کے اندر Extension کیلئے ایک پروسیجر ہوتا ہے، وہ پروسیجر گورنمنٹ نے Adopt کیا ہے۔ میرے اپنے علم کے مطابق وہ سمری گورنر ہاؤس سے نکل چکی ہے اور وہ کہیں اسلام آباد کے اندر لاء ڈویژن یا پریزیڈنٹ ہاؤس کے اندر پھنسی ہوئی ہے، میں مسلم لیگ (نون) کے ساتھیوں سے ریکویسٹ کروں گا کہ وہ اپنے Good offices استعمال کرکے، کیونکہ یہاں سے لیٹرز پہ لیٹرز جاتے ہیں چیف منسٹر کی طرف سے لیکن ہمارے بہت سارے لاز ایسے ہیں کہ جو ہماری کوششوں کے باوجود بھی Extend نہیں ہو رہے ہیں، اس لئے ایک تو یہ Status ہے، یہ میرے علم، کیونکہ میں خود Personally اس کیس کو Follow کر رہا ہوں۔ اس کا دوسرا حصہ جو ہے، وہ یہ ہے کہ VCs کی پوسٹیں خالی ہیں، VCs کی سات پوسٹیں کیلئے انٹرویوز ہوئے تھے، اس پہ سلیکشن ہوئی تھی، اس پہ

لوگوں کوRecommendکیا گیا تھا، سمری چیف منسٹر کے پاس پہنچ گئی تھی، چیف منسٹر نےAlmostاس پہ دستخط بھی کردیئے تھے، In the mean time th interview has been stayed and the date has been fixed for 04-11-2017.

(Interruption)

Senior Minister (Health): The hearing-----

Madam Deputy Speaker: 04/11?

سینیئر وزیر (بلدیات): نہ نہ سوری سوری،اس کی hearingہوگی عدالت کے اندر۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: اچھا۔

سینیئر وزیر (بلدیات): لیکن بحر حال-----

محترمہ ڈپٹی سپیکر: اس پرStay orderہے؟

سینیئر وزیر (بلدیات): جی۔It is in the court. It is in the court.،کورٹ میںStayہے اس کے اوپر،اپوائنٹمنٹ کے اوپر Stay ہے،اس لئے ڈیپارٹمنٹ کوشش کررہا ہے کہ وہاں سے Stay vacate کرے،جونہیStay vacateہوگا،VCsکےAppointment ordersایشو ہوں گے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: ثناءاللہ صاحب، ثنااللہ صاحب۔

صاحبزادہ ثنااللہ: شکریه، میډم سپیکر! د یونیورسټی د بهرتیانو او د دغه خبرې روانې دی، میډم سپیکر! په شیرنګل کښې زمونږه یونیورسټی ده شهید بے نظیر بهټو یونیورسټی، او تقریباً یو کال اوشو میډم سپیکر! چې غیر قانونی طور دې صوبائی حکومت د ځنی خلقو په وینا باندې په کښې په اپوانټمنټ باندې پابندی لګولې ده او صرف او صرف په یوه خبره ئے لګولې ده چې د خلقو خپلوان نه بهرتی کیږی، میډم سپیکر! زما-----

Madam Deputy Speaker: Sanaullah Sahib, Sanaullah Sahib listen one minute, one minute.

دا ستا دا جواب دې سره Relatedنه دے ، ته بالکل راوړه، که کوئسچن راوړئ که کال اټنشن راوړئ I will accept that خو دغه کوئسچن دے سره Related نه دے، This is not related to this at all.

صاحبزادہ ثناءاللہ: دا هم د یونیورسټئی متعلق دے-----

Madam Deputy Speaker: No, no, this is regarding the VCs of the University, thank you very much, the 'Questions hour' is finished and I am going to stop it. Next one-----

(Interruption)

محترمہ ڈپٹی سپیکر: 'کوئسچنز آور' ختم۔

اراکین کی رخصت

محترمہ ڈپٹی سپیکر: چھٹی کی درخواستیں ہیں "مفتی سید جانان، وجیہہ الزمان، سردار محمد ادریس، ملک شاہ محمد، اعظم خان درانی، الحاج صالح محمد خان، اعزاز الملک، سعید گل، سلیم خان چترالی، نگینہ خان، فوزیہ بی بی۔ چھٹی منظور ہے؟

(تحریک منظور کی گئی)

Madam Deputy Speaker: Okay,.I am going to the Points of Order, two Point of Orders,

ایک ہمارا ہے مایار صاحب کا، اور ہمارا نگہت بی بی کا، مایار صاحب۔

جناب عبیداللہ مایار: میډم سپیکر شکریه جی۔

(اس مرحلے پر رکن اسمبلی نے ایجنڈے کی کاپیاں احتجاجاً سیکرٹری اسمبلی کی نشست کے سامنے پھاڑ دیں)

رسمی کارروائی

جناب عبیداللہ مایار: میډم سپیکر! شکریه جی، (شور) میډم سپیکر! سوات ایکسپریس وے زمونږه ډیره یو اهم منصوبه ده او دا سوات ایکسپریس وے چې کوم دے دا د کرنل شیر خان انټر چینج نه تر د ملاکنډ پورې جوړیږی۔ میډم سپکر! دا ایکسپریس وے چې کوم دے زمونږه صوبائی حکومت ډیره غټه کارنامه ده خو میډم سپیکر! دا چې کوم ایکسپریس وے جوړیږی نو دے ته چې کوم دا وهیکلز راځی، چې کوم دا ګاډی راځی نو میډم سپیکر! دا ګاډی زما په حلقه کښې تقریباً په شپږ یونین کونسلو باندې تیریږی او هلته ئے شپږ یونین کونسلو کښې تقریباً 12 کلومیټر روډ چې کوم دے هغه Damage کړے دے۔ میډم سپیکر! زه دا تپوس کوم چې کوم دا ګاډی راځی، دا هیوی ګاډی راځی، دا ایف ډبلیو او والا ګاډی چې کوم راتیریږی، زمونږ په دې حلقه باندې او دا کوم روډونه ئے Damage کړی

دی نو آیا د دې د Repair د پاره زه دا تپوس کوم د خپل منسټر صاحب نه چې آیا د دې د پاره پیسې بیا دوباره د Repair د پاره کیږدی او که نه به وی؟ او دویم میډم! دې د پاره چې کوم خاص کر پوره د مردان خبره به زه اوکړم ، دا شروع شوے دے د کرنل شیر انټرچینج نه تر د مردان تقریباً Half area چې کوم دے دې Touch کړې ده، نو میډم سپیکر! دیکښې مختلف کلی راځی، په دیکښې تاسو خپل کلی هم پکښې دے ، ساولډهیر چې کوم دیکښې راغلے دے ، هلته چې کوم روډونه مونږه جوړ کړی وو، په دې خپل ګورنمنټ کښې، نوې فریش روډونه مونږه جوړ کړی وو، هغه دوباره اوس Repair غواړی۔ میډم سپیکر! د دې یو حل خو دا دے چې کوم ډیپارټمنټ والا دی، سی اینډ ډبلیو والا په دې بائی پاس باندې خاص کر، خصوصاً دې باندې دا Weight machine پروت وی، دغه Weight machine چې کوم دے دا نه استعمالیږی، د ایف ډبلیو او والا ګاډی راځی او هغه Weight کیږی نه، د هغې چې کومه تله ده، کومه کانټا ده هغې باندې هغه وزن د هغې نه کیږی او هغه ګاډی چې کوم دی هغه راتیریږی او بار بار راځی۔

Madam Deputy Speaker: Okay, the C&W Minister is not here today, and what we will do. دا به هغه ته مونږه دغه کړو، We will put him, we will put it to him, I will do that.

جناب عبیداللہ مایار: زمونږه څپلئ نشته او مونږ ته په سر باندې کلاه لنګئ په سر کوی نو میډم سپیکر زما کلاه لنګئ نه ده پکار، زمونږه خپلې څپلئ پکار دی۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: بنه مایار صاحب! مایار صاحب دوئ وائی چې What you do لږ Proper writing کښې اسمبلئ ته راوړه چې بیا هغه منسټر صاحب به ئے جواب درکړی، ټهیک شوه۔

جناب عبیداللہ مایار: ټهیک شوه جی۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی نګهت بی بی، نګهت او بیا تا ته راځم، نګهت بی بی، پوائنټ آف آرډر نګهت بی بی، دا Already discuss شوی وو، نګهت بی بی۔

محترمہ نگہت اورکزئی: شکریہ میڈم سپیکر صاحبہ۔ یہ بہت Important مسئلہ ہے جو کہ Related ہے ٹیچرز کے ساتھ، ٹیچرز، میڈم سپیکر صاحبہ! یہ چالیس ہزار ٹیچرز نے ایک دھرنا دیا تھا اور اس دھرنے میں انہوں نے ایک دن، چونکہ ظاہر ہے ایک دھرنا جو انہوں نے دیا تو ان کے کچھ حقوق ہوں گے، ان کی Reservations ہوں گی اور اپنے حق کیلئے جب انہوں نے دھرنا دیا تو ہمارے ایجوکیشن منسٹر نے آرڈر کیا کہ ان کی ایک دن کی تنخواہ کاٹ دی جائے جو کہ ظاہر ہے کہ اپنے حق کیلئے ہر ایک بندہ دھرنا دیتا ہے اور ان کا حق ہوتا ہے، کچھ ان کی Reservations ہوتی ہیں تو میں سمجھتی ہوں کہ ظاہر ہے کہ اپنے جو ہمارے ایجوکیشن منسٹر ہیں، انہوں نے بھی اپنے قلم کا استعمال کیا اور ان کی ایک دن کی تنخواہ کاٹ دی لیکن میں سمجھتی ہوں کہ جب اپنے حق کیلئے اگر کوئی کھڑا ہوتا ہے اور وہ اپنے دھرنے دیتے ہیں تو میں آپ کے توسط سے ایجوکیشن منسٹر سے یہ سوال کرنا چاہوں گی کہ جب چار مہینے تمام لوگوں نے، اس اسمبلی کے تمام لوگوں نے جب دھرنا دیا تھا اور صوبہ جو تھا وہ بالکل یتیموں کی طرح، یہاں پر کوئی کام نہیں ہو رہا تھا اور یہاں پر لوگ بے بس تھے اور تمام حکومت جو ہے وہ وہاں بیٹھی ہوئی تھی اور اس کے باوجود تمام لوگوں نے سیلریز لیں، اپنے تمام پریویلجز لئے، تو اگر ایجوکیشن منسٹر نے ان کی ایک دن کی تنخواہ کاٹی ہے تو میں آپ کے توسط سے ایجوکیشن منسٹر کو کہوں گی کہ باقی لوگوں کی بات تو چھوڑ دیں، جو انہوں نے پریویلجز اور اپنی سیلریز لی ہیں تو وہ بھی مہربانی کرکے واپس کر دیں۔ تھینک یو جی۔

Madam Deputy Speaker: Thank you Bibi, thank you, law Minister sahib, I know, it is not directly related to you, but you respond to.

جناب امتیاز شاہد (وزیر قانون و پارلیمانی امور و انسانی حقوق): میڈم سپیکر صاحبہ! آپ کا حکم سر آنکھوں پر لیکن میں کہتا ہوں کہ Relevant Minister Sahib پوائنٹ آف آرڈر ہے، ان کی یہ جو استدعا ان تک پہنچ جائے گی، ان شاءاللہ ہم بھی پہنچا دیں گے اور کوشش کریں گے، کوشش کریں گے کہ یہ مسئلہ حل کریں۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: اوکے جی، احمد خان بہادر صاحب، دا Already نومونہ راغلی وو، Babak Sahib I am coming to you، هغوی نومونه راکړی وو۔ جی احمد خان بہادر صاحب، چیمبر کښې ئے نومونه راکړی وو۔

جناب احمد خان بہادر: تهینک یو، میډم سپیکر۔ پرون په مردان کښې یو واقعه شویده جی، یو مجذوب حافظ قرآن چې ذهني بیمار وو او پلار په موټر سائیکل باندې کښنولے وو، روان کړے وو مردان میډیکل کمپلیکس ته، باچا خان چوک سره پولیس هغوی له اشاره ورکړی ده او هغه اودریدلے دے، چونکه هغه لیونے او پاګل وو، پولیس سره هغه څه هاتها پائی کړې ده او هغه پولیس له دهکا ورکړی ده، دا هلک تښتیدلے دے، پولیس په ده باندې فائر کړے دے میډم سپیکر! او دے راپریوتے دے، چې راپریوتے دے، زخمی شو، د هغې نه بعد دے بیا پاڅیدلے دے، د هغې نه بعد دوباره پولیس په ده باندې فائر کړے دے، دې دوران کښې د دپلار دې پولیس والا ته منتونه کوی چې مهرباني اوکړه، زما دا بچے پاګل دے، زما دا بچے روغ نه دے، په ده فائر مه کوه، ته ولې دومره ظلم کوې؟ خو پولیس د هغه خپل حرکت نه په شا نه شو او په ده باندې ئے فائر اوکړو او دے ئے شهید کړو۔ میډم! دا یوه واقعه نه ده، په مردان کښې په 2 مارچ باندې یوه واقعه شوی وه، یو کس وو په سائیکل باندې به ئے کپړې خرڅولې او د هغه نوم وو اولس میر، هغه هم پولیس داسې ویشتو۔ یوه بله واقعه شوی وه، د مشال خان، په عبدالولی خان پوهنتون کښې، چې د ډی ایس پی او د پولیس په موجودګئ هغه داسې بے دردئ سره قتل کړے شو۔ یوه بله واقعه شوې وه میم! په مردان کښې، په تخت بهائی کښې پولیس یو هلک چې هغه د ایم فل سټوډنټ وو، هغه پسې سپاهي تلے دے کورته په 2 فروری باندې، هغه د کور نه راغلے دے پولیس والا سره تهانې ته، هلته ورته ایس ایچ او وئیلی دی چې تا ستنه پته کړی ده د بجلئ او هغه ورته وئیل چې زه خو کور وومه او ما پسې خو ستا دا سپاهي راغلو او زه ئے د کور نه رااوخکلم او ما څنګه ستنه پته کړه؟ ډیپارټمنټ ئے راغوښتے دے پیسکو، پیسکو والا وئیل چې نه زمونږه ستنه هم نه ده ورکه شوی او زمونږه څه ایف آئی آر هم نشته، د هغې باوجود هغه هلک جیل ته ئے واچولو، هغه ئے ټارچر کړو، هغه د ایم فل سټوډنټ وو او هغه سره دومره ظلم اوشو، میډم سپیکر! زما ریکویسټ دا دے چې په پولیس کښې بهرتیانې هسې نه کیږی جی، باقاعده د دې کوالیفیکیشن وی، د کوالیفیکیشن نه بعد د دې فټنس وی، د فټنس نه بعد د دې ټسټ کیږی، ټسټ نه بعد انټرویو او د هغې نه بعد بیا سلیکشن

کیږی، آیا دې پولیس ته په دې ټریننګ کښې دا چا نه دی ښودلی چې تاسو به د دې حده پورې ځی او د دې حده پورې به نه ځی؟ زما ګزارش دا دے چې زما پختونخوا مونږه په کوم حالت کښې پریښې وه، د 2013ء نه مخکښې ډیر خراب طرف ته لاړه میډم۔ زما ګزارش دا دے چې مهربانی اوکړئ، د دې باقاعده انکوائری اوشی، د دې انکوائری دې اوشی چې آیا، دویم میډم سپیکر! زما د تخت بهائی دا کوم کیس چې کوم ما تاسو ته یاد کړو، په دې کښې آئی جی پی انکوائری اوکړه، ډی پی او ته ئے اووئیل چې ته انکوائری اوکړه، ډی پی او هغه مارک کړه ایس پی انوسټیګیشن ته، د هغې نه بعد په هغې باندې هیڅ اونه شو، میډم سپیکر! مهربانی اوکړئ، زما د پختونخوا نه پولیس سټیټ مه جوړ وئ، مونږه د ټولو ادارو احترام کوؤ۔

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر</u>: لاء منسټر صاحب! هوم والا خو خوک نشته دے خو۔

<u>وزیر قانون، پارلیمانی امور وانسانی حقوق</u>: میڈم سپیکر صاحبہ، سب سے پہلے تو میں صوبائی حکومت کی جانب سے اس واقعے کی شدید مذمت کرتا ہوں اور میں یہ بھی چاہتا ہوں کہ اس کی 'پراپر انکوائری' ہونی چاہیے اور موجودہ اس صوبے کے امن و امان کے حوالے سے جو صورتحال ہے، میں اپنے ذہن سے یہ سمجھتا ہوں کہ یہ ایک Misunderstanding کا ایک نتیجہ ہے، Unfortunately یہ بچہ حافظ قرآن تھا، گھر سے بھاگا، باپ نے اس کو کنٹرول نہیں کیا، اس نے۔۔۔۔۔

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر</u>: Unfortunately حافظ قرآن نہ کہیں، یہ تو اچھی بات ہے ناں۔

<u>وزیر قانون، پارلیمانی امور وانسانی حقوق</u>: پولیس کانسٹیبل کو اس نے دھکا دیا ہے، ہوسکتا ہے اس کے بعد وہ تھانے کی طرف بڑھا ہے، تو ان کے ذہن میں یہ آیا ہو کہ شاید یہ کوئی Terrorist ہے تو Misunderstanding ہوسکتی ہے، پھر بھی میں چاہتا ہوں کہ اس کی 'پراپر انکوائری' ہو جائے اگر اس میں واقعی کوئی غفلت ہوئی ہے تو اس کو سزا دی جائے۔

<u>Madam Deputy Speaker</u>: You take the responsibility that you will, Forward کریں گے انکوائری کیلئے، امتیاز صاحب ٹھیک ہے۔

<u>وزیر قانون، پارلیمانی امور وانسانی حقوق</u>: جی۔

<u>Madam Deputy Speaker</u>: Okay, Item No.7, Call Attention Notice, Sardar Zahoor Ahmad, MPA to please move his call attention,

sorry, you want to say? Okay, just one minute. بابک صاحب سے میں نے Promise کیا تھا، Just one minute۔

جناب سردار حسین: ماته پته ده چې ما سره د سپیکر صاحب ډیره مینه ده، ماته پته ده، خیر میډم سپیکر! زه خو دا ریکویسټ کوم چې ماته پته ده، د دې اسمبلۍ په بزنس باندې د سردار حسین بابک بزنس چې دے، هغه Ban دے، Ban، په هغې پابندی ده، ما په خیبر بینک باندې او دا خبره ما نوټس کوله، ما وئیل دا به وخت راشی، زه به ئے وایم، په خیبر بینک باندې ما ایډجرمنټ موشن جمع کړے دے او دا نن اجلاس چې دے، دا څلورم اجلاس دے، ما وئیل چې زه به شمارم، په دې څلورو اجلاسو کښې یو ایډجرمنټ موشن نه دے راغلے او زما هغه په دې وجه پروت دے چې هغه په خیبر بینک باندې دے نو زه Criticize کوم، زه نن ډیر په معذرت سره، ډیر په معذرت سره چې دا حکومت په خپله ځان دومره نه شی Defend کولے چې دا حکومت، د دغې کرسۍ نه د حکومت څومره وکالت کیږی او څومره Defend کیږی، And I criticize زه په دې خبره، د دې وجه دا ده، چې دا کرسۍ مونږه کسټوډین آف دی هاؤس ګڼړو خو چې Baisedness، مونږه په دې ټولو حالاتو پوهیږو او مونږه وینو ظاهره خبره ده، ستاسو تعلق هم د حکومت سره دے، مونږه د دې نه انکار نه کوؤ خو چې کله تاسو منصب قبول کړے دے، بیا دا کرسۍ د سیاست نه بالا ده، په څلور کاله کښې دا خبره یقینی نه شوه او دا د الزام خبره نه ده، دا د حقیقت خبره ده، تعلیمی ایمرجنسی ده، د تعلیم وزیران به نه وی نور وزیران به نه وی، یعنی که مونږه اپوزیشن ممبران هم پاڅو او بیا زه به په سوؤنو سوالونه خپل اوښایم، په سوؤنو، په دې څلورو کالو کښې به زه په سلونو سوالونه اوښایم خو د سردار حسین بابک سوال چې دے، هغه به په ایجنډا رانه شی، د هغې بنیادی وجه څه ده؟ چې په هغه سوال کښې به سوالات وی نو دا که د سپیکر دا رویه وی او د سپیکر دا طریقه وی، یوه خو زه نن چې د کومې خبرے د پاره راپاڅیدم، دا خو ضمنی خبره مې پرې اوکړه چې دا کمپیوټر مونږ ته لګولے شوے دے، هغه بله ورځ دلته د احتساب کمیشن رپورټ پیش شوے دے، د رپورټ یو ممبر سره کاپی نشته، وائی په دې سکرین کښې ئے ګورئ۔ ما وختی هم هغه تیرو ورځو کښې هم مونږ دا خبره کړے وه چې دا د اسمبلۍ پروسیډنګز

چې دی، دا ټایم غواړی، دا داسې خو نه ده چې مثال نن سردار حسین صاحب چې دے ، شریف سړے دے ، چې دا کوم ایډیشنل انفارمیشن ورکړے شوی دی، تاسو په خپله دا سکرین ستاسو مخامخ پروت دے ،په پینځلس منټه کښې به دا تاسو Readout کړئ؟ ستاسو یو آور چې دے ، هغه کوئسچنز آور دے نو چې دا هم یو سازش دے چې د کوم څیز ضرورت دے ، هغه څه دے؟ هغه دا دے چې صوبائی اسمبلی دې دا اوکړی چې دا پروسیډنګز دې Live, live, چې زمونږ دا کارروائی ټوله دنیا Live ګوری، نو چې کوم کار د کولو دے ، هغه نه کوی خو چې حکومت ترې په آسانتیا راځی نو هغه کار به کوی، لهذا د دے هاړه کاپئ د ایجنډې نه ورکولو په بنیاد باندې اپوزیشن فیصله کړے ده چې مونږه واک آؤټ کوؤ۔

(اس مرحلہ پر حزب اختلاف کے اراکین ایوان سے واک آؤٹ کر گئے)

محترمہ ڈپٹی سپیکر: ما خو وئیل چې عنایت صاحب به جواب ورکړی خو چې واک آؤټ ئے اوکړو نو۔

جناب عنایت اللہ {سینیئر وزیر (بلدیات)}: جی جواب ورکوم۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جواب ورکوئ Let them come واک آؤټ اوکړی۔

توجہ دلاؤ نوٹس

Madam Deputy Speaker: Ji Call Attention Sardar Zahoor Ahmad, MPA, to please move his Call Attention No.1165.

سردار ظہور احمد: شکریہ میڈم سپیکر۔ میں وزیر برائے محکمہ ابتدائی وثانوی تعلیم کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ ترقی کے نام پر خیبر پختونخوا حکومت نے قومی تعلیمی۔۔۔۔

Madam Deputy Speaker: Imtiaz Sahib! you are going to answer this.

سردار ظہور احمد: میں تبدیلی لائی ہے جو کہ سراسر مغربی ایجنڈے کی تکمیل ہے، جس میں نہ صرف پاکستان کی نظریاتی سرحدوں کو پامال کیا گیا بلکہ اسلامی نظریات، اقدار وروایات اور مقامی تہذیب وتمدن کو بھی مسخ کرنے کی گھناؤنی کوشش کی گئی ہے۔ (ESRU) ایجوکیشن سیکٹر ریفارمز یونٹ کے نام خیبر پختونخوا حکومت کو یورپی امدادی اداروں کی طرف سے خطیر رقم فراہم کی جارہی ہے جس سے کتابوں کی مفت فراہمی کے

ساتھ تبدیلی نصاب کے ایجنڈے پر بھی عمل کیا جارہا ہے۔نصاب کو یورپی امدادی اداروں کے رحم و کرم پر چھوڑ دیا گیا ہے جس سے کے پی کے کی نئی نسل اسلام کے آفاقی تصور، نظریہ پاکستان اور اپنے دینی و روحانی ورثے سے نابلد اور ذہنی طور پر مغرب کے غلام بن کر رہ جائیں گے۔ نصاب میں تبدیلی کے اس مغربی ایجنڈے کی تکمیل در حقیقت پاکستان کی شکست ہے جس سے پاکستان کی نظریاتی سرحدوں کو پاش پاش کیا جائے گا، لہذا اس نصاب تعلیم کو یکسر ختم کر کے سابقہ نصاب تعلیم کو من و عن بحال کیا جائے،تاہم اگر کمی بیشی ناگزیر ہو تو اسلامی نظریات، اقدار و روایات اور مقامی تہذیب و معاشرت کو مد نظر رکھ کر تبدیلی کی جائے۔جب ہندوستان اور پاکستان اکٹھے تھے،ہندوستان اس وقت کہلاتا تھا،اس وقت برطانوی پارلیمنٹ نے لارڈ میکالے کو ایک مشن دے کر ہندوستان بھیجا اور یہ کہا کہ آپ۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: Just one minute! محمود احمد خان اینڈ ڈاکٹر حیدر! تاسو دوارہ ورشئ او هغوی لکه Go to the chamber

سردار ظہور احمد: میڈم! میں توجہ چاہوں گا۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی!

سردار ظہور احمد: جب لارڈ میکالے نے اپنی رپورٹ برطانوی پارلیمنٹ میں پیش کی، وہ یہ تھی کہ میں نے ہندوستان کے طول و عرض کا دورہ کیا، میں نے ایک شخص بھی ایسا نہیں دیکھا جو چور ہو، جو گداگر ہو اور ایسی دولت میں نے اس ملک میں دیکھی، ایسے اعلیٰ اخلاق و کردار، ایسی قابلیت اور صلاحیت کے لوگ کہ میں سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ کس طرح ہم لوگوں نے ہندوستان فتح کیا ہے؟اور کس طرح یہ لوگ، جن پہ ہم نے فتح پائی، ہم کبھی اس ملک کو فتح کر پائیں گے، اچھا جب تک ہم اس قوم کی ریڑھ کی ہڈی جو کہ اس کا روحانی اور ثقافتی ورثہ ہے اس کو تباہ نہ کر دیں، میرا کہنے کا مقصد یہ ہے میڈم! اس نے جو اپنی سفارشات پیش کیں، اس میں یہ سفارشات پیش کیں کہ اس کا جو نصاب تعلیم ہے، سابقہ، اس کو ختم کر کے نیا تعلیمی نظام لایا جائے تاکہ یہ لوگ اپنے ثقافتی ورثہ سے، اپنی تہذیب و تمدن سے اپنی ثقافت سے جس پر انہیں فخر ہے، اس سے محروم ہو جائیں گے اور جب یہ لوگ اپنی قابل فخر ثقافت سے محروم ہو جائیں گے تو وہ جو ہمارا ایجنڈا ہے، اس پر عملدرآمد ہو سکتا ہے، یہ لوگ مغلوب ہو جائیں گے اور وہ ہماری تعلیم کو ہماری مغرب کی تعلیم کو انگریزوں کی تعلیم کو بہتر سمجھیں گے۔ میڈم! نہ صرف یہ جو چیزیں میں لا رہا ہوں، آپ یقین مانئیے کہ انتہائی

حساس نوعیت کا معاملہ ہے، انتہائی اہم نوعیت کا معاملہ ہے، اس سے ہماری آنے والی نسلوں کی بقاء کا سوال ہے میڈم۔ میں یہاں پر زیادہ ڈیٹیل میں نہیں جاتا، چند چیزوں کا تقابلی جائزہ، چند کتابوں کا تقابلی جائزہ چار پانچ کتابوں کا میں پیش کروں گا جو نصاب تعلیم میں ہوا، مثال کے طور پہ ہماری اول جماعت کی کتاب ہے، اس میں Lesson ہے، ہمارے پیارے نبی حضرت محمد ﷺ کے پہلے پیرا گراف میں جملہ "آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا" موجود ہے جبکہ نئی کتاب میں۔۔۔۔۔

جناب فخر اعظم وزیر: میڈم! کورم پورا نہیں ہے۔ میڈم! کورم پورا نہیں ہے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: کاؤنٹ کریں۔

جناب فخر اعظم وزیر: میڈم! کورم پورا نہیں ہے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: اچھا کاؤنٹ کرتے ہیں، ظہور احمد صاحب! ظہور احمد صاحب! آپ کے اپوزیشن والے کہہ رہے ہیں کہ کورم پورا نہیں ہے، کاؤنٹ کرلیں پلیز!

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

محترمہ ڈپٹی سپیکر: Quorum is not complete، دومنٹ کیلئے گھنٹی بجائیں For two minutes دو منٹ کیلئے Bell بجائیں جی۔

(اس مرحلہ پر گھنٹیاں بجائی گئیں)

محترمہ ڈپٹی سپیکر: یہ Bell ذرا، پلیز دوبارہ تین منٹ کیلئے اور اس کے بعد بھی نہ ہو تو پھر، تین منٹ کیلئے Bell بجادیں۔

(اس مرحلہ پر گھنٹیاں بجائی گئیں)

محترمہ ڈپٹی سپیکر: (سیکرٹری اسمبلی سے مخاطب ہوکر) امان اللہ صاحب! کاؤنٹ کریں۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

Madam Deputy Speaker: The quorum is not complete. The sitting is adjourned till 03:00 pm, afternoon, Friday, 12th May, 2017.

(اجلاس بروز جمعة المبارک مورخہ 12 مئی 2017ء بعد از دوپہر تین بجے تک کیلئے ملتوی ہوگیا)